

احكام نورانى اسلام

پہلا جلد

عبادات

کتاب نماز

سید احمد الحسن علیہ السلام

امام مہدی علیہ السلام کا وصی اور رسول اور یمانى

نام کتاب | احکام نورانی اسلام، جلد اول (عبادات)
مصنف | احمد الحسن رحمۃ اللہ علیہ
طبع اول | 2018
ہدیہ | اللہم صلّ علی محمد و آل محمد الائمہ و المہدیین
و سلّم تسلیماً کثیراً

دعوت مبارک سید احمد الحسن رحمۃ اللہ علیہ، یمانی موعود کے بارے میں مزید
معلومات حاصل کرنے کے لیے نیچے دی گئی ویب سائٹ پر رجوع کیجیے

www.almahdyoon.org

مکتب سید احمد الحسن یمانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایڈریس: نجف، مقابل منتدی النشر

فون نمبر: 078002235092

مکتب نجف کا ایمیل ایڈریس: najafoffice24@almahdyoon.org

سید احمد الحسن رحمۃ اللہ علیہ کا فیس بوک پیج ایڈریس

<https://m.facebook.com/Ahmed.Alhasan./10313>

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فہرست مطالب

- 7 اس کتاب کے بارے میں
- 9 کتاب نماز
- 9 پہلا حصہ: مقدمات نماز
- 9 پہلا مقدمہ: نمازوں کی تعداد کے بارے میں ہے
- 9 پانچ وقت کے روزانہ نمازیں
- 10 دوسرا مقدمہ: نمازوں کی اوقات
- 10 واجب روزانہ نمازوں کا وقت
- 11 احکام وقت نماز
- 11 آٹھ مسئلہ
- 13 تیسرا مقدمہ: قبلہ
- 13 پہلا: قبلہ کا رخ
- 14 دوسرا: وہ شخص جو قبلے کی طرف ہو
- 16 تیسرا: وہ چیزیں جس کے لیے قبلے کی طرف منہ کرنا چاہیے
- 16 چوتھا: قبلے کی طرف رخ کرنے کے احکام
- 16 تین مسئلہ:
- 17 چوتھا مقدمہ: لباس نماز گزار کے احکام
- 17 آٹھ مسائل
- 20 مکروہات
- 21 پانچواں مقدمہ: مکان نماز گزار (نماز پڑھنے کی جگہ)
- 22 چھٹا مقدمہ: جن چیزوں پر سجدے کی جاتی ہیں
- 23 ساتھواں مقدمہ: اذان اور اقامہ
- 23 پہلا: جن چیزوں کے لیے اذان اور اقامہ پڑھی جاتی ہیں

5..... فہرست مطالب

24..... دوسرا: موذن

24..... تیسرا: اذان کی کیفیت

25..... چوتھا: احکام اذان

25..... کچھ مسئلہ:

26..... دوسرا حصہ: افعال نماز

26..... واجبات نماز:

26..... پہلا: نیت

27..... دوسرا: تکبیرۃ الاحرام

28..... تیسرا: قیام

29..... چوتھا: قرائت

31..... سات مسائل

32..... پانچواں: رکوع

32..... واجبات رکوع پانچ چیزیں ہیں:

33..... چھٹا: سجدہ

34..... واجبات سجدے چھ چیزیں ہیں:

35..... تین مسائل

35..... ساتواں: تشہد

35..... تشہد میں پانچ چیزیں واجب ہیں

36..... آٹھواں: سلام

36..... مبطلات نماز

37..... چار مسائل

38..... چوتھا حصہ: جو کہ پانچ فصلوں پر مشتمل ہیں

38..... پہلا فصل: وہ اشکالات جو کہ نماز میں واقع ہوتے ہیں

38..... عمداً

38..... چند نکات

39.....	سہواً.....
40.....	اگر اس واجبات میں کوئی اشکال ہو جو کہ رکن نہیں.....
41.....	تکلیات نماز کے تین مسائل.....
42.....	مختلف حالات میں احتیاط کی کیفیت.....
43.....	تکلیات نماز میں پانچ نکات.....
43.....	(وہ شک جن کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے).....
43.....	خاتمہ: دو سجدے سہو.....
44.....	دو سجدے سہو کا محل.....
45	دوسرا فصل: قضای نماز
45.....	نماز قضا ہونے کا سبب.....
45.....	قضای نماز.....
47	ملحقات نماز قضا
49	پانچواں حصہ: نماز مسافر
49	نماز مسافر کی شرائط اور نماز قصر اور اس کے احکام
49.....	پہلی شرط: مسافت.....
49.....	دوسری شرط: قصد مسافت.....
50.....	تیسری شرط: اپنے سفر کو توقف کرتے ہوئے قطع نہ کرے (رکٹ نہ جائے).....
51.....	چوتھی شرط: سفر کرنا جائز ہونا چاہیے.....
51.....	پانچویں شرط: جس کا سفر کے دوران یہ اپنے ملک میں رہنے سے زیادہ نہ ہو (کثیر السفر).....
52.....	چھٹی شرط:.....
52.....	نماز کو قصر پڑھنا.....
53	احکام نماز قصر کے ساتھ مسائل

اس کتاب کے بارے میں

"شرائع الاسلام فی مسائل الحلال والحرام" (احکام و شرائع اسلام حلال و حرام مسائل کے بارے میں) استاد فاضل اور آل محمد ﷺ با محب و دلسوز و خیر خواہ، ابوالقاسم نجم الدین جعفر بن حسن ﷺ کا ہے۔ وہ شریعت اسلام کی شناخت، حضور ﷺ اور ائمہ ﷺ کی روایات کے روشنی میں جتنا کر سکتے تھے انجام دیئے، لیکن کچھ جگہوں پہ خطایکے اور کہیں مردد ہوئے، البتہ یہ خطائیں عمدی نہیں بلکہ (فکر کی) کوتاہی کی وجہ سے تھی اور اسے دفع کرنے کا کوئی راستہ موجود نہیں تھا۔

میں نے اس کتاب کو امام مہدی ﷺ کے حکم سے اور جوان سے سیکھا، تصحیح اور احکام شریعت کو بیان کیا۔ انہوں نے ﷺ نے مجھے امر فرمایا کہ اس علوم کو بیان کر دوں جس کا اہل موجود اور اس کا وقت آگیا ہے اور جس کا وقت نہیں آیا ہے اسے اسی وقت کیلئے چھوڑ دوں، اور جو شخص اس احکام کی مخالفت کرے وہ امام مہدی ﷺ کی مخالفت کیا ہے:

"قَالَ رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمَنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ" ۱

پھر پیغمبر نے دعا کی کہ پروردگار ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور ہمارا رب یقیناً مہربان اور

تمہاری باتوں کے مقابلہ میں قابل استعانت ہے

اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ اور امام مہدی ﷺ کے درگاہ سے، کوتاہی کی وجہ سے معذرت خواہ

ہوں اور اللہ تعالیٰ سے التجا کرتا ہوں میری ماضی و مستقبل گناہوں کی مغفرت کر دے۔

اے خدائے عظیم! میری عظیم گناہوں کو بخشا دیں، کیونکہ عظیم گناہ کو، عظیم ہی بخشائے گا

”إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ
عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا“¹

بیشک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح عطا کی ہے تاکہ خدا آپ کے اگلے پچھلے تمام الزامات کو ختم کر دے اور
آپ پر اپنی نعمت کو تمام کر دے اور آپ کو سیدھے راستے کی ہدایت دے دے

گنہ کار تقصیر کار

احمد الحسن

15 شعبان 1426ھ-ق

19 ستمبر 2005ھ.م

کتاب نماز

کتاب نماز¹ چار حصوں پر مشتمل ہیں اور ان کو پہچاننے کے لیے چار اصولوں کو وضاحت کرنے کی ضرورت ہے۔

پہلا حصہ: مقدمات نماز

اور یہ² سات ہیں:

پہلا مقدمہ: نمازوں کی تعداد کے بارے میں ہے۔

واجب نمازیں نو (9) ہیں۔ روزانہ (یومیہ) نمازیں، نماز جمعہ، نماز عید قربان اور عید الفطر، (سورج اور چاند) گرہن کی نماز، زلزلہ کی نماز، نماز آیات، نماز طواف، نماز میت اور وہ نمازیں جو کہ انسان منت اور اس جیسے دوہات کی بنا پر اپنے آپ پر واجب کراتا ہے اور اس کے علاوہ باقی تمام نمازیں مستحب ہیں۔

پانچ وقت کے روزانہ نمازیں

حَضْر³ میں، سترہ رکعات پر مشتمل ہیں۔ صبح کی دو رکعات مغرب کی تین رکعات ظہر اور عصر کے ہر ایک چار چار رکعات اور سفر میں ہر چار رکعتی نماز کے دو رکعت کم ہو جاتی ہیں۔

¹ کتاب نماز کے کچھ اصلی ابواب ہیں: مقدمات نماز، افعال نماز، مبطلات نماز، دیگر نمازیں (روزانہ اور نوافل کے علاوہ) شکایات نماز، نماز قضا،

نماز جماعت، نماز خوف اور مطاردہ، نماز مسافر (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، ص 7)

² مقدمات نماز کی تعداد سات ہیں: نمازوں کی تعداد، نمازوں کی اوقات، قبلہ، نمازی کی کپڑے، مکان نماز، جس چیز پر سجدہ کرنا صحیح

ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، ص 8)

³ وطن یا وہ جگہ جہاں وطن کے حکم اس پر اطلاق ہو۔

دوسرا مقدمہ: نمازوں کی اوقات

یہ بحث وقت اور اس کے احکام کے بارے میں ہے۔

واجب روزانہ نمازوں کا وقت

ظہر اور عصر کی نماز کا وقت، زوال آفتاب (ظہر شرعی) سے غروب آفتاب تک ہے۔ نماز ظہر کا مخصوص وقت زوال آفتاب کے آغاز سے ظہر نماز پڑھنے تک ہے¹ اور عصر نماز کا مخصوص وقت چار رکعتیں نماز پڑھنے سے غروب تک اور ان دونوں ٹائم کے درمیان مشترک ٹائم ہے۔

ویسے ہی سورج غروب ہونے سے نماز مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے نماز مغرب کا مخصوص وقت غروب کے ابتدا سے تین رکعتیں نماز پڑھنے تک ہے اور اس کے بعد نماز مغرب اور عشاء کا مشترک وقت، حالت اختیار میں آدھی رات تک ہے۔ لیکن حالت اضطرار میں طلوع فجر (صبح اذان) تک ہوتا ہے۔ نماز عشاء کا مخصوص وقت چار رکعتیں نماز پڑھنے کا ٹائم سے آدھی رات تک ہوتا ہے۔² دوسرا فجر کے طلوع (انق) میں پھیلا ہوا روشنی سے سورج کے طلوع تک فجر نماز پڑھنے کا ٹائم ہے۔³

¹ - یعنی چار رکعت حضر میں پڑھنے تک یا دو رکعت سفر میں۔

² - شرعی آدھی رات (نیمہ شب) کا وقت غروب آفتاب سے طلوع فجر (اذان صبح) کے درمیان ہوتا ہے۔ مثلاً اگر سورج کا غروب 6 بجے دوپہر میں اور فجر کا اذان 5 بجے ہو تو ان کے درمیان فاصلے 11 گھنٹے ہیں اس کے آدھا حصہ کو جو ساڑھے پانچ گھنٹے ہے غروب کے وقت میں اضافہ کرنے سے آدھی رات کا وقت حاصل ہوتا ہے (6+5/30=11/30) یعنی ساڑھے گیارہ بجے رات کو نیمہ شب کا وقت ہے اگر کوئی حالت اختیار میں ہو نماز عشاء پڑھنے کا مختص وقت آدھی رات تک ایک نماز عشاء پڑھنے تک ہے لیکن اگر اضطرار کی حالت میں ہو تو طلوع فجر تک نماز عشاء پڑھ سکتے ہے اور اس حالت میں نماز عشاء کا مختص وقت طلوع فجر تک ایک نماز عشاء پڑھنے تک ہوتا ہے (احکام الشریعہ بین السائل و الجیب جزء دوم، صلاۃ، ص 14)

³ - فجر دوم وہ ہے جو انق میں پھیلا ہو اور اس سے متصل ہو اور اس کو فجر صادق بھی کہا جاتا ہے کیونکہ جو اس کا نظارہ کرے یہ پتا چلتا ہے اس کے بعد صبح کا ٹائم ہے۔ لیکن فجر اول ایسا نہیں بلکہ ایسی روشنی ہے جو کہ آسمان میں اوپر کی طرف پھیلی ہوئی ہے اور انق سے بھی متصل نہیں اور اسے فجر کاذب کہا جاتا ہے کیونکہ اس کے بعد پھر سے اندھیرا ہوتا ہے فجر صادق کی تشخیص کے لیے ترتیب سے ان تین طریقے سے عمل کرنا چاہیے۔ اگر ممکن ہو توافق میں روشنی کو متصل طور پہ پھیلنے کے پتا چلتا ہے کہ فجر صادق کا طلوع ہو گیا ہے اور اگر یہ نہیں ہو سکا تو جب سورج 19 ڈگری انق کے نیچے ہو تو فجر کا محاسبہ ہو سکتا ہے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو سورج اٹھنے سے 90 منٹ پہلے فجر صادق کا وقت معین ہے ((احکام الشریعہ بین السائل و الجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 14)

زوال آفتاب (ظہر شرعی) اس وقت ہوگا جب شاخص کا سایہ اپنے کمترین حد سے زیادہ ہونا شروع ہو جائے۔ غروب کا وقت بھی سورج چھپ جانے کے بعد سے شروع ہوتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ انتظار کیا جائے تا مشرق کی طرف سے سرخی ختم ہو جو سورج غروب ہونے کے بعد نمودار ہوتی ہے تا سورج چھپنے سے مطمئن ہو جائے۔

بہترین اعمال نماز اول وقت ہے بہتر یہ ہے مغرب کی طرف افق کی سرخی ختم ہونے تک نماز عشا کو تاخیر سے پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ عصر کی نماز دن چھوٹا یا لمبا ہونے کی صورت ایک یا دو گھنٹے زوال آفتاب کے بعد پڑھی جائے۔

احکام وقت نماز

آٹھ مسئلہ

اول: جب کوئی عذر لاحق ہو جو نماز کی رکاوٹ ہو مثلاً جنون اور حیض اور یہ ہونے سے پہلے طہارت اور نماز پڑھنے کے مدت اذان کے وقت گزر گیا ہو، تو واجب ہے (عذر برطرف ہونے کے بعد) قضاء، نماز کو بجالائے اور اگر طہارت اور نماز پڑھنے کے مدت اذان سے نہیں گزر گئے ہو تو قضای نماز ساقط ہوگا اگر عذر (جو نماز کے لیے رکاوٹ کا سبب ہے کچھ منٹ) نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے برطرف ہو جائے اور طہارت اور نماز کا ایک رکعت پڑھنے کا وقت موجود ہو، لازم ہے نماز کو ادا کی نیت میں بجالائے اور اگر سستی کرے¹ اس کو چاہیے بعد میں قضا بجالائے۔

اگر غروب سے کچھ منٹ پہلے (ظہر اور عصر نماز کے لیے) یا فجر سے پہلے (مغرب اور عشا نماز کے لیے) عذر برطرف ہو جائے اور صرف طہارت² اور دو نمازیں سے صرف ایک کو پڑھنے کا وقت موجود ہو تو اس کو

¹- یعنی جلد میں نماز نہ پڑھے اور وقت تمام ہو جائے۔

²- طہارت سے مراد وضو غسل یا تیمم ہے

چاہیے صرف وہی نماز پڑھ لے جس کا مخصوص وقت ہو¹ اور اگر غروب سے پہلے طہارت اور پانچ رکعتیں نماز پڑھنے کا وقت ہو تو اس کو چاہیے دونوں نمازیں (ظہر اور عصر) کو پڑھ لے۔²

دوم: نابالغ نوجوان جو اپنی نمازیں (مستحب کی نیت سے) وقت پر پڑھتا ہے اگر اس صورت کے ساتھ جو طہارت کو باطل نہیں کرتا ہے، بالغ ہو جائے (مثلاً اس کے 15 سال یا 9 سال چورے ہو جائے) اور نماز کا وقت باقی ہو تو اپنی پڑھی ہوئی نماز پھر سے (واجب کی نیت سے) پڑھے لیکن اگر نماز کا وقت ایک رکعت نماز سے کم باقی ہو پھر اس مستحب ہونے کی نیت سے باقی رہے اور واجب نماز کی نیت نہ کرے۔

سوم: اگر انسان کے پاس کوئی ایسا راستہ ہو جو نماز کا وقت کا تعیین کر سکے تو اپنے ظن اور گمان پر عمل نہیں کر سکتا لیکن اگر وقت ہونے پر یقین نہیں کر سکتا اس کو چاہیے کوشش کرے (تا نماز کا وقت چر یقین حاصل کرے) اگر ظن اور گمان اس بات پر غالب ہو کہ وقت ہو گیا ہے تو اپنی نماز پڑھے اور اگر وقت ہونے سے پہلے پتا چل جائے کہ اس کا ظن اور گمان غلط تھا اور ابھی نماز کا وقت نہیں ہوا (اس کا دو حالتیں ہیں) اگر نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے ان کا نماز ختم ہو تو چاہیے نماز کا وقت ہونے پر پھر سے نماز کا اعادہ کریں لیکن اگر نماز کا وقت ہو گیا ہو اور ابھی نماز ختم نہیں ہوئی ہو حتیٰ اگر صرف سلام رہ گیا ہو ضرورت نہیں نماز کو پھر سے اعادہ کریں۔

اگر کوئی نماز کا وقت سے پہلے جان بوجھ کر یا نادانستہ یا بھولنے سے نماز پڑھ لے تو اس کی نماز باطل ہے!³
چھارم: ایک دن کے واجب نمازوں کی قضا بجالانے میں ترتیب کو رعایت کرنا چاہیے یعنی اگر ایک واجب نماز پڑھ رہا ہو اور اس کو یاد آیا کہ اس سے پہلے والی واجب نماز (جو اسی دن کا ہے) نہیں پڑھا ہے تو جب تک

¹- یعنی صرف عصر کو پڑھ لے یا اگر فجر اذان سے پہلے ہو تو صرف عشا نماز کو پڑھے (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 21)

²- اگر صبح اذان سے پہلے ہو اور طہارت اور چار رکعتیں کے مدت وقت ہو پھر بھی دونوں نمازیں (مغرب اور عشا) کو پڑھنا چاہیے (احکام

الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 21)

³- اگر اذان سنتے ہی نماز پڑھے اور بعد میں پتہ چلے ابھی نماز کا وقت نہیں ہوا، تو دوبارہ نماز کو پڑھنا چاہیے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب

واپس آنے کا امکان ہو اپنی نیت کو سچھلی نماز کی نیت پہ واپس لائے اور اگر ممکن نہ ہو تو سچھلی قضا نماز کو پھر سے پڑھ لے۔¹

ہشتم: اگر اس گمان سے کہ نماز ظہر کو پڑھا ہے نماز عصر پڑھنا شروع ہو جائے پھر اسی دوران یاد آجائے کہ نماز ظہر کو نہیں پڑھا ہے تو اس کو چاہیے اپنی نیت نماز ظہر پہ بدل دے اور اگر یاد نہیں آیا اپنی عصر نماز کو ختم کرے (دو حالتیں پیش آئیں گی) یا عصر کی نماز کو ظہر کے اول وقت میں پڑھا ہے (ظہر کے مخصوص وقت میں) جو کہ اس کی نماز باطل ہے اور اس کو چاہیے ظہر اور عصر کی نماز کو پھر سے پڑھ لے یا کہ عصر نماز کے کل یا کچھ حصہ دونوں نمازوں کے مشترک وقت میں پڑھا ہے جو کہ اس حالت میں پڑھی ہوئی عصر نماز صحیح ہے اور صرف ظہر نماز کو پڑھنا چاہیے۔

تیسرا مقدمہ: قبلہ

اس میں درج مباحث شامل ہیں: قبلہ کا رخ، مستقبل (جس شخص کو قبلہ کی طرف رخ کرنا فرض ہے) دوسرے کام جو قبلہ کی طرف منہ کر کے انجام دینا ضروری ہیں۔ اور قبلہ کے احکام

پہلا: قبلہ کا رخ

جو شخص مسجد الحرام میں موجود ہے اس کا قبلہ کعبہ، اور جو حرم میں ہو اس کا قبلہ مسجد الحرام اور جو حرم سے باہر ہو قبلہ حرم ہی ہے۔

قبلہ سے مراد قبلہ کی سمت (رخ) ہے نہ اس کی عمارت (بیلڈنگ) اور اگر عمارت خراب ہو جائے تو کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے اور اسی طرح جو شخص کعبہ سے زیادہ بلندی پر ہو وہ کعبہ کی طرف نماز پڑھے۔ اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنا چاہے کوئی بھی دیوار کی طرف چاہے رخ کر لے، اگرچہ خانہ کعبہ

¹ - مثلاً اگر کوئی فرد نماز ظہر پڑھ رہا ہو اور اس کو یاد آئے اس دن کا صبح کا نماز نہیں پڑھا ہے جب تک تیسری رکعت شروع نہیں ہوئی ہو اس کے پاس وقت ہے اپنی صبح قضا نماز کی نیت پہ عدول کریں لیکن تیسری رکعت کے بعد عدول کرنا ممکن نہیں اور اس صورت میں نماز ظہر کو مکمل کرے اور پھر قضا صبح کو بجالائے (احکام الشریعہ بین المسائل والحجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 23)

² - مترجم: موجودہ کتاب کے ترجمہ میں مستحب احکام و مسائل شامل نہیں۔ اگلے ایڈیشن میں ترجمہ کیا جائے گا۔

کے اندر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر کوئی شخص کعبہ کے چھت پر نماز پڑھنا چاہے تو اس کو چاہیے اتنی جگہ اپنے سامنے چھوڑ دے تاکہ اس کی طرف نماز پڑھ سکے¹ لیکن ضروری نہیں اپنے سامنے کوئی چیز کورکھے اور اس کی طرف نماز پڑھے² ایسا ہی اگر کوئی (کعبہ کے اندر) خانہ کعبہ کا دروازے کی طرف جبکہ دروازے کھلا ہو، نماز پڑھے تو اس کو چاہیے ویسا ہی انجام دے³

اگر نماز گزاروں کا صف مسجد الحرام میں بہت لمبا ہو جائے ایسا کہ کچھ نمازیوں کا رخ کعبہ کی طرف نہ ہو تو جن کا رخ کعبہ کی طرف نہ ہو ان کی نماز باطل ہے۔

لوگ جس سرزمین میں رہتے ہیں اس سرزمین کا رکن کی طرف نماز پڑھے اہل عراق عراقی رکن کی طرف یعنی وہ رکن جس میں حجر الاسود موجود ہے نماز پڑھے اور شام کے لوگ رکن شامی کی طرف اور مغرب کے لوگ مغربی رکن کی طرف اور یمن کے لوگ رکن یمنی کی طرف نماز پڑھے۔

عراقیوں کے قبلہ جنوب غربی (South West) کی طرف واقع ہوتا ہے اگر کوئی جدی⁴ تارا کو پہچان سکتا ہے تو وہ شمال اور جنوب کو بھی تعیین کر سکتا ہے اور اگر جنوب کی طرف کھڑے ہو جائے تو قبلہ اس کے منہ اور سیدھے ہاتھ کے درمیان ہوگا (جنوب غربی)

دوسرا: وہ شخص جو قبلہ کی طرف ہو

اگر کسی شخص کو قبلہ کا پتا ہے تو اس پر واجب ہے نماز کے لیے قبلہ کی طرف منہ کرے اور اگر قبلہ کی سمت کا پتا نہیں تو اس کو چاہیے ایسے نشانیاں جو قبلہ کی سمت کے بارے میں گمان پیدا کر سکے ان پر عمل کرے۔

¹ - مطلب یہ ہے کہ خانہ کعبہ کے انتہائی اضلاع کے پاس ایسا کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھنا چاہیے اس طرح کہ کعبہ کا کوئی حصہ اس کے سامنے نہ ہو (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 25)

² - جس طرح اہل سنت والے اعتقاد رکھتے ہیں کہ خانہ کعبہ کے جہت پر نماز پڑھتے ہوئے کوئی شی کو قبلہ کے طور پر اپنے سامنے رکھتے ہیں۔ (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 25)

³ - یعنی ضروری نہیں اپنے سامنے کوئی خاص شیء کورکھے، لیکن دروازے سے کچھ فاصلے کے ساتھ کھڑے ہو جائے (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 25)

⁴ - جدی (آلفای خرس بزرگ) وہ تارا ہے جو خرس کوچک کے صورت فلکی میں ہے یہ تارا اس دور میں قطبی تارا کے عنوان سے زمیں کے شمالی حصہ میں قطب شمال کے سمت پتہ لگانے کے لیے ہے۔

اگر شخص کو شش کرے تاکہ قبلے کی سمت کا پتا کرے اور کوئی اور فرد اُس سمت کے خلاف قبلے کا تعین کرے جو اس شخص کو ملا ہے، اس صورت میں جس پہ زیادہ صحیح ہونے کا گمان کرے اس پر عمل کرنا چاہیے۔ اگر قبلے کی سمت ملنے کا کوئی راستہ نہ ہو اور کوئی کافر شخص اس کو قبلے کی سمت کے بارے میں کہے اگر اس کی بات سچ ہونے پر گمان کر سکتا ہے تو اس کی بات پر عمل کرے۔ ہر شخص کو چاہیے ہر شہر کے معین شدہ قبلے کی سمت پر اعتماد کرے مگر اس وقت جب اس کو پتا چلے کہ وہ سمت غلط ہے۔ اگر کوئی شخص خود سے قبلے کی سمت کا پتا نہیں کر سکتا۔ مثلاً بہرا۔ تو اس کو چاہیے دوسروں کے معین کردے قبلے پر اعتماد کرے۔

اگر کوئی شخص قبلے کی سمت تعین کرنے پر یقین اور گمان پیدا نہیں کر سکا، اگر وقت موجود ہو۔ ہر چار سمت کی طرف ایک بار نماز پڑھے اور اگر اس سے بھی کم وقت موجود ہو تو جتنے وقت ہو اس کے حساب سے ہر سمت کی طرف نماز پڑھے اور اگر صرف ایک نماز پڑھنے کے حساب سے وقت ہو تو وہی نماز کو جس سمت کی طرف چاہے پڑھ سکتا ہے۔

مسافر نماز کے وقت قبلے کی طرف منہ کرنا چاہیے اور مجبوری کی حالت میں مرکب¹ پر سوار۔ قبلے کی طرف رخ کرتے ہوئے۔ کچھ واجب نمازیں پڑھ سکتا ہے اور نہیں (اتر سکا) نماز کے تمام حصہ قبلے کی طرف پڑھے، جتنے ہو سکے نماز کے حصہ قبلے کی طرف پڑھے اور جب مرکب قبلے کی سمت سے منحرف ہو جائے تو جتنے ہو سکے قبلے کی طرف مڑ جائے اور اگر پھر بھی نہ مڑ سکے تو صرف تکبیرۃ الاحرام کو قبلے کی طرف پڑھے (اور باقی نماز کو پڑھے) اور اگر یہ بھی نہ کر سکے جس طرف نماز پڑھے کافی ہے اگرچہ قبلے کی طرف نہ ہو جو شخص وقت کے کمی کی وجہ سے مجبور ہو جائے چلتے ہوئے نماز پڑھے ویسے ہی عمل کرے جو شخص مرکب پر سوار ہو اگر رکوع اور سجود اور واجبات نماز کو بجالا سکتا ہو تو جائز ہے کے اختیار کے ساتھ (کوئی مجبوری نہ ہونے کی صورت میں) نماز واجب کے اعمال کو مرکب پر بجالا سکتا ہے۔

¹۔ گھوڑا اور اونٹ اور ویسا گاڑی اور جہاز اور سفر کے لیے جتنی قسم کی گاڑیاں ہو۔

تیسرا: وہ چیزیں جس کے لیے قبلے کی طرف منہ کرنا چاہیے

واجب نمازوں کو بجالانے کے لیے قبلے کی طرف منہ کرنا واجب ہے (ممکن ہونے کی صورت میں) اور ویسا ہی ذبح کے وقت (جانور اور پرندہ) اور احتضار اور دفناتے وقت اور میت کی نماز قبلے کی طرف منہ کرنا واجب ہے....

جہاں ممکن نہ ہو قبلہ کی طرف منہ کرنا لازم نہیں مثلاً نماز مطاردہ (شدید خوف میں مثلاً جنگ اور جدال کے دوران) اور صائلہ¹ اور متردیہ² جانور کو ذبح کرتے وقت جب ان کو قبلے کی طرف نہیں ذبح کر سکتے ہیں

چوتھا: قبلے کی طرف رخ کرنے کے احکام

تین مسئلہ:

پہلا: بہرا شخص جو خود سے قبلے کی سمت پتا نہیں کر سکتا، چاہیے دوسروں کی ہدایت پر عمل کرے اور اگر کوئی نشانیاں کے پاس ہو جو خود نے حاصل کی ہو تو وہ اس پر عمل کر کے اس سمت کی طرف نماز پڑھ سکتا ہے (اگرچہ کوئی بینا فرد بھی وہاں موجود ہو) اس کی نماز صحیح ہے اور اس صورت کے علاوہ (اگر کوئی نشانی موجود نہیں اور اگر قبلے کی سمت کو غلط تعین کرے) اس کو چاہیے پھر سے نماز پڑھے۔

دوسرا: اگر نمازی، اپنے گمان کے تحت یا وقت کی کمی کی وجہ سے اس سمت کی طرف نماز پڑھے جو کے بعد میں پتا چلے قبلے کی سمت نہیں، اگر قبلے کی طرف سے انحراف بائیں اور دائیں کی طرف ہو اور قبلے کی مخالف سمت کی طرف نہ ہو اس کی نماز صحیح ہے اور پھر سے پڑھنے کی ضرورت نہیں (اگرچہ نماز کا وقت ختم ہو گیا ہے یا وقت موجود ہو)؛ لیکن اگر قبلے کے مخالف سمت میں ہو اور نماز کا وقت ختم نہیں ہو تو نماز کو دوبارہ پڑھنا چاہیے، لیکن اگر قبلے کے مخالف سمت میں ہو اور نماز کا وقت ختم ہو گیا ہے، تو نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، لیکن اگر نماز پڑھنے کی دوران پتا لگے کہ سمت غلط ہے، کسی بھی صورت اور جس سمت کی طرف ہو اس کو چاہیے قبلے کی طرف مڑ جائے اور نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

¹ - مثلاً وہ جانور جو جنون اور اس کی طرح مرض میں مبتلا ہو جس کی وجہ سے قبلے کی طرف ذبح کرنا مشکل ہو (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب

دوسرا جزء، صلاۃ، ص 28)

² - مثلاً کنویں میں گرا ہوا جانور (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 29)

تیسرا: اگر ایک نماز کے لیے قبلے کی سمت کو دھونڈ کر نماز پڑھے پھر دوسری نماز کا وقت ہو جائے اور اس کو قبلے کی سمت کے بارے میں شک ہو جائے اس کو چاہیے نئے سرے سے تحقیق کرے تا اس کو یقین ہو جائے اور اس صورت کے علاوہ اسی سمت (جو پہلی نماز کو پڑھا) نماز پڑھے

چوتھا مقدمہ: لباس نماز گزار کے احکام

آٹھ مسائل

پہلا: مردار کے کھال سے بنے کپڑے سے نماز پڑھنا۔ اگرچہ حلال گوشت ہو۔ جائز نہیں اگرچہ دباغی¹ ہو اہو یا نہیں۔

حرام گوشت جانور (جو کہ حیات کی دوران ذاتاً پاک ہو اور ذبح شرعی کے قابل ہو)² اگر شرعی طور پر ذبح ہو جائے تو پاک ہے لیکن نماز میں اس کو استعمال نہیں کر سکتے ہیں اور نماز کے علاوہ دباغی کیے بغیر اس کو استعمال کر سکتے ہیں البتہ مکروہ ہے (کہ دباغی کیے بغیر استعمال ہو جائے)

دوسرا: روئی، بال کرک اور حلال گوشت جانوروں کا پر پاک ہے اگرچہ زندہ جانور سے الگ کیا گیا ہو یا ذبح ہوئے جانور سے یا مردار سے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے۔ اگر مردار سے الگ کیا گیا ہے تو صرف وہ محل جو جانور کے بدن سے متصل ہے وہ دھونا چاہیے اور مردہ حیوان کے تمام اجزا جس میں روح³ نہیں ہوتی اور اس کا زندہ پاک ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے (پاک ہے اور اس کے ساتھ نماز صحیح ہے) وہ حیوان جو دوران حیات نجس ہو (ذبح کے بعد) اس کے ذکر ہوئے تمام اجزاء (روئی، بال، کرک اور پر) نجس ہیں۔

¹ یعنی اس کو کسی خاص کیمیکل کے ساتھ نرم کر کے نمی اور بدبو کو ختم کرتے ہیں اور استعمال کے لیے تیار کرتے ہیں (احکام الشریعہ بین السائل و

الجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 30)

² شیر اور ٹائیگر و....

³ مثلاً سینک، دانٹ، ... (احکام الشریعہ بین السائل و الجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 31)

اگر لباس حرام گوشت جانور کے اس اجزاء سے ہو جس میں روح نہیں تو اس کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں اگرچہ جانور کو شرعی طور پر ذبح کیا گیا ہو مگر خالص خنزیر¹ سے نماز پڑھنا جائز ہے۔ لیکن اگر خنزیر میں لومڑی یا خرگوش کے کرک مخلوط ہو تو جائز نہیں²

تیسرا: گلہری کے کھال سے نماز پڑھنا جائز ہے لیکن مختلف اقسام کے لومڑی اور خرگوش کے کھال سے نماز پڑھنا جائز نہیں۔

چوتھا: مردوں کے لیے خالص ریشمی کپڑے پہننا جائز نہیں اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا بھی جائز نہیں مگر جنگ کے دوران (مستحب ہے ریشمی کپڑے کے ٹکڑے سینہ پر رکھے) اور ضرورت کے وقت مثلاً شدید سردی کی وجہ سے جسم سے اتار نہ سکے (اس دو صورتوں میں ریشمی لباس سے نماز پڑھنا جائز ہے) لیکن خالص ریشمی لباس پہننا عورتوں کے لیے جائز ہے۔ ویسا ہی مردوں کے لیے ریشمی بند (نارا) اور ٹوپی بھی جائز نہیں³ لیکن (ریشمی کپڑے کو) بیچا کر اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ اس لباس کے ساتھ جو حریر سے دوری پائینگ ہوئی ہو نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

لیکن جب ریشم دوسرے قسم کے کپڑے سے مخلوط ہو اس طرح کہ خالص حریر کی حالت سے خارج ہو ان کو پہننا جائز اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا بھی جائز ہے اگرچہ حریر کی مقدار زیادہ ہو یا کم (البتہ اگر حریر کی مقدار کم ہو تو اس لباس سے نماز پڑھنا مکروہ ہے)

¹ - پوست کو بیدہ شدہ سمور آبی، سمور دریائی، روبہ دریائی وراسو، و پوشیدن خزائن حیوانات در نماز اشکالی ندارد، ہر چند تذکیہ شدہ باشد و پوشیدن خزائن با ہمراہ با پوست، در صورتی در نماز ممکن است کہ ذبح شرعی شدہ باشد و ذبح شرعی آن ہمانند سایر حیواناتی است کہ خون جندہ دارد۔ (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسراجزء، صلاۃ، ص 31)

² - اگر شک کند کہ لباسی از اجزای بدون روح حیوان حلال گوشت است یا حرام گوشت، نماز با آن جلیز نیست (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسراجزء، صلاۃ، ص 31)

³ - البتہ ہمراہ داشتن حریر در نماز، اگر جزئی از لباس باشد، جلیز است (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسراجزء، صلاۃ، ص 32)

پانچواں: عقیق لباس سے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اگر لباس کا مالک، غاصب شخص کو یا اس کے علاوہ لوگوں کو لباس پہننے کی اجازت دے تو اس سے نماز پڑھنا جائز ہے اگرچہ غصب واقع ہو جائے¹ لیکن اگر مطلق طور پہ اجازت دے² اس میں نماز پڑھنا (غاصب کے لیے جائز نہیں لیکن) دوسروں کے لیے جائز ہے³

چھٹا: اس جوتے کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں جس کا نوک ایسے بنا ہوا ہو جس سے پاؤں کے انگوٹھے زمیں تک نہیں پہنچے اور ہوا میں معلق ہو جائے لیکن اس جوتے اور پاپوش کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے جو ویسے نہ ہو۔

ساتھواں: مذکورہ امور کے علاوہ نماز پڑھنا صحیح ہے اس شرط کے ساتھ کہ یا اس لباس کا مالک ہو یا اس کو استعمال کرنے کی اجازت ہو اور یہ کہ نمازی کا لباس پاک ہو اور نجس لباس کا حکم کو بھی اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں۔⁴

ایک ہی کپڑے (لمبا قمیص) سے نماز پڑھنا مرد کے لیے جائز ہے لیکن عورت کے لیے دو ٹکڑے کے لباس ہونا ضروری ہے لمبا لباس اور شال جس سے اس کے تمام جسم کو دھانپنے چہرہ اور ہاتھ کلائیوں تک اور پاؤں کے اوپر والا حصہ کے علاوہ۔⁵

¹- مثلاً شخص کہے: اس بندے کو اجازت ہے میرے لباس سے نماز پڑھے۔ اس صورت میں اس شخص کے لیے اس لباس سے نماز پڑھنا جائز ہے اور کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ شخص غاصب ہو یا نہ ہو لیکن اگر مطلق طور پر کہے اگر کوئی چاہے میرے لباس سے نماز پڑھتا ہے اس صورت میں غاصب شخص کو اس لباس کے ساتھ نماز پڑھنے کی اجازت نہیں جیکے دوسرے پڑھ سکتے ہیں (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، ص 23)

²- یعنی کلی طور پر کہے: اگر کوئی میرے لباس سے نماز پڑھے تو اس میں اشکال نہیں تو یہاں پر خاص طور پر غاصب کو اجازت نہیں دی ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، ص 33)

³- حتی اگر چھوٹے لباس مثلاً بیلٹ اور موزے غنصبی ہو پھر بھی اس کے ساتھ نماز جائز نہیں (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، ص 33)

⁴- کچھ مواقع میں لباس کی نجاست کو نظر انداز کر کے نجس لباس سے نماز پڑھ سکتے ہیں مثلاً موزے بٹ اور وہ لباس جس سے بہ تنہائی نماز پڑھنا جائز نہیں اگر نجس ہو تو نماز صحیح ہے یا کہ نماز کے دوران جسم سے خون کا خارج ہونا نماز کو باطل نہیں کرے گا ویسے ہی نجس لباس کے کچھ احکام جو بیان ہو گئے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، ص 35)

⁵- عورت اگر نماز کے دوران ان کے بال دوپٹہ یا مقنعہ سے باہر آجائے تو ان کو چاہیے اپنے بال کو چھپالے اور اپنی نماز جاری رکھیں (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، ص 35)

برہنہ نماز پڑھنا (اس شرط سے کہ عورتیں کو چھپالے) مردوں کے لیے جائز ہے اگرچہ مکروہ ہے اور اگر عورتیں کو چھپانے کے لیے کوئی چیز موجود نہ ہو اور اطمینان حاصل کرے کہ کوئی اس کو نہیں دیکھتا، کھڑا ہو کر عریاں نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر مطمئن نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھ لے اور دونوں حالتوں میں رکوع اور سجد کی جگہ اشارہ کرے¹

کنیز اور نابالغ لڑکی بغیر دوپٹے اور مقنعہ نماز پڑھ سکتی ہیں اور اگر کنیز نماز پڑھتی ہوئی آزاد ہو جائے (کنیزی سے آزاد ہو جائے) تو اس کو چاہیے اپنے سردھانپ لے لیکن اگر اس کام کے لیے زیادہ حرکت اور جا بجائی کی ضرورت ہو تو چاہیے نماز کو نئے سرے سے پڑھے ویسے ہی اگر نابالغ لڑکی نماز کے دوران کوئی ایسی چیز سے بالغ ہو جائے جس سے نماز باطل نہیں ہوتی تو اس کا بھی وہی حکم ہے²۔

آٹھواں: سفید لباس میں نماز پڑھنا مستحب ہے اور کالے کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔

مرد کے لیے لباس کا ہلکا ہونا اس صورت میں کہ ایک ہی لباس پہنا ہوا ہو مکروہ ہے اور اگر لباس اتنا ہلکا ہو کہ اس کے نیچے معلوم ہو جائے³ اس لباس میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔

مکروہات

قیص (شرٹ) کو شلوار (پنٹ) کہ اندر کر کے نماز پڑھنا یا کوئی بڑے کپڑے اس طرح پہننے کہ اس کے دونوں سر ایک کتف پر رکھے اور ہاتھ سے پکڑے یا عمامہ تحت الحنک⁴ کے بغیر نماز پڑھے ویسے کلی طور پر تحت الحنک کے بغیر عمامہ پہننا مکروہ ہے۔

¹۔ مطلب خم و راست ہونے کی بجائے سر، ہاتھ آنکھ یا جسم کے تمام اعضاء سے اشارہ کرے (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ،

²۔ یہاں پر بیان کیے گئے نکات کے علاوہ نماز گزار کے تمام احکام لباس (مثلاً طہارت، غصبی نہ ہونا، ...) مرد اور عورت کے لیے ایک جیسے ہیں۔

(احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 36)

³۔ یعنی اس کا عورت نمایاں ہو جائے۔

⁴۔ عمامہ کا ایک لایہ کو کھول کے ایک سمت گلے کے نیچے سے گزار کر دوسرے طرف کہ کندھے پر رکھتے ہیں۔ (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب

مرد کے لیے نقاب کرنا اور عورت کے لیے پوشیہ اور نقاب کرنا (نماز کے دوران) مکروہ ہے اگر اس طرح پہنے جو صحت قرأت کی رکاوٹ بنے تو حرام ہے۔ بند ہوئے قبائیں نماز پڑھنا۔ حالت جنگ کے علاوہ مکروہ ہے۔ ویسا ہی امام جماعت کو بغیر عبا نماز پڑھنا، کوئی لوہے سے بنی ہوئی شی ساتھ رکھنا اور ایسے لباس سے نماز پڑھنا جس کا صاحب (نخس اور پاک رعایت نہیں کرتا اور غضب کرنے پہ) مستحکم ہو۔

عورت کو خنخال اور پاپوش جس سے آواز ایجاد ہو نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اور ویسے ہی تصویر والے¹ لباس اور انگوٹھی کے ساتھ جس پر تصویر بنی ہوئی ہو نماز پڑھنا مکروہ ہے

پانچواں مقدمہ: مکان نماز گزار (نماز پڑھنے کی جگہ)

ان تمام جگہوں پر جہاں نمازی کی ملکیت ہو یا مالک سے اجازت ہو نماز پڑھنا جائز ہے۔ اجازت (نماز پڑھنے کے لیے) کچھ اجرت کی وصولی کہ بدلے میں یا اس کی طرح کوئی اور چیز کے بدلے میں دی جاتی ہے یا اس کے بدلے میں کوئی چیز نہیں مانگی جاتی۔ یا کہ مالک صراحتاً اشارہ کرے مثلاً کہے وہاں نماز پڑھو یا الفاظ سے اپنی رضایت کا بیان کرے² یا اس کی حالت سے ناراض ہونے کا کوئی نشان موجود نہ ہو۔

غضب میں نماز پڑھنا غاصب کے لیے اور اس شخص کے لیے جس کی غضبی ہونے کا اسے علم نہ ہو صحیح نہیں اور اگر جان بوجھ کر اور علم رکھتے ہوئے غضبی مکان میں نماز پڑھا تو اس کی نماز باطل ہے۔ لیکن اگر اسے بھول جائے یا اسے نہیں پتا کہ مکان غضبی ہے تو اس کی نماز صحیح ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص اس حکم (غضب میں نماز حرام ہونے) کے بارے میں جاہل ہو اس کا عذر ناقابل قبول ہے (اس کی نماز صحیح نہیں)۔

اگر نماز کا وقت تنگ ہو اور وہ شخص غضبی مکان سے نکل رہا ہو پھر اس کی نماز صحیح ہے۔³ لیکن اگر غضبی مکان سے نکلنے کی حالت میں نہ ہو اور نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح نہیں۔

¹ - تصویر سے مراد انسان یا جانور کی تصویر ہے (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، ص 38)

² - مثلاً مالک نے اجازت دی ہے کہ رات کو اس جگہ ٹھہر سکتا ہے پھر اپنی نماز بھی وہاں پڑھ سکتا ہے (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا

جزء، ص 38)

³ - نکلنے ہوئے نماز پڑھنا اس طرح ہے کہ جہاں تک ہو سکے قبلہ کی طرف منہ کرے اور رکوع و سجدہ کو بجالائے اور اگر نہیں کرے تو قبلہ کی طرف

منہ کرنے کی ضرورت نہیں اور رکوع و سجدے کو اشاروں کے ذریعہ بجالائے (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، ص 39)

اگر کوئی غیر کے مکان میں اجازت کے ساتھ وارد ہو جائے پھر مالک اسے نکلنے کو کہے، اس پر واجب ہے اس جگہ سے باہر ہو جائے اور اگر اس حالت میں نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔ لیکن اگر نماز کا وقت تنگ ہو اور باہر نکلتے ہوئے نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مرد اگر اس جگہ نماز پڑھے جس کے برابر یا سامنے کوئی عورت نماز پڑھ رہی ہو تو یہ جائز نہیں۔ اور کوئی فرق نہیں پڑتا کہ عورت مرد پہ اقتدا کرے یا اپنی نماز فراد پڑھے اور کوئی فرق نہیں پڑتا کہ عورت مرد کا محرم ہو یا نہ ہو لیکن اگر ان کے درمیان کوئی چیز حائل ہو یا دس ذراع (ایک ہاتھ = ڈیڑھ فٹ) ان کے درمیان فاصلہ ہو تو کوئی اشکال نہیں۔ عورت کو مرد کے پیچھے اس طرح نماز پڑھنا کہ سجدہ کی جگہ اس مرد کے پاؤں کے برابر ہو جائے تو کوئی اشکال نہیں۔ اگر کوئی ایسی جگہ ہو جو ایک دوسرے سے دور نہ ہو سکے (عورت مرد کے پیچھے کھڑی نہ ہو سکے) تو مرد کو پہلے نماز پڑھنا چاہیے پھر عورت کو۔

نجس جگہ پہ نماز پڑھنا اس صورت میں کہ نجاست نماز گزار کے لباس اور جسم تک نہ پہنچ جائے اور سجدے کی جگہ پاک ہو تو کوئی اشکال نہیں۔

چھٹا مقدمہ: جن چیزوں پر سجدے کی جاتی ہیں

سجدہ ان چیزوں پر جائز نہیں۔ وہ چیز جو زمین سے نہیں مثلاً کھال، روٹی بال اور کرک اور جو چیز زمین سے ہیں لیکن معدنیات میں شمار ہو جاتی ہیں مثلاً نمک، عقیق، سونا، چاندی اور تار کول مگر ضرورت کے وقت¹ اور اس چیزوں پر جو کہ زمین سے اگتے ہیں اور کھانے والے ہیں² مثلاً روٹی اور فروٹ یا پہنتے ہیں مثلاً گپاس اور کاٹن اور کیچڑ (اور جانوروں کے فضلہ) پر سجدہ جائز نہیں اور اگر مجبوری ہو تو اس کو چاہیے اشارہ کرے۔

¹- ٹائیلز اور سرامیک پر سجدہ صحیح ہے اس صورت میں کہ پتھر کہ ٹکرے اس میں نمایاں ہو (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، صلاۃ،

²- وہ پودے یا نباتات پر جو جانور کھاتے ہیں سجدہ کرنا جائز ہے (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 42)

کاغذ پر سجدہ کرنا جائز ہے¹ لیکن اگر اس پر کچھ لکھے ہوئے ہو تو مکروہ ہے نماز گزار کو اپنے جسم پر سجدہ نہیں کرنا چاہیے لیکن اگر گرمی کی وجہ سے زمین پر سجدہ نہیں کر سکا تو اپنے لباس پر سجدہ کر سکتا ہے اور اگر اس پر بھی نہیں کر سکا تو اپنے ہاتھ کے اوپر والے حصہ پر سجدہ کر سکتا ہے۔
جو کہا گیا وہ سب ماٹے کے بارے میں تھے نہ سجدے کے دوسرے اعضا (ہاتھوں کی ہتھیلیاں، گھٹنے اور پاؤں کے انگوٹھے)

سجدہ کی جگہ نمازی کی ملکیت میں ہونا چاہیے یا اس کو اجازت حاصل ہو اور نجس بھی نہیں ہونا چاہیے۔
اگر محدود مکان میں مثلاً گھر یا اس کی طرح مکان میں کوئی نجاست موجود ہو اور اس کی جگہ پتہ نہ ہو اس مکان کے کسی بھی جگہ پر سجدہ کرنا جائز نہیں لیکن اگر کوئی بڑی جگہ ہو تکلیف دور ہونے کے لیے سجدہ کرنا جائز ہے۔²

ساتھواں مقدمہ: اذان اور اقامہ

چار مباحث پر مشتمل ہیں

پہلا: جن چیزوں کے لیے اذان اور اقامہ پڑھی جاتی ہیں

اذان اور اقامہ پانچگانہ واجب روزانہ نمازوں میں پڑھنا مرد اور عورت پر واجب ہے³ چاہے ادا ہو یا قضا فرادا ہو یا جماعت کے ساتھ، عورت کو اذان اور اقامہ آہستہ آواز میں پڑھنا چاہیے⁴ اور عورت کے لیے اذان

¹ - ٹیٹو پیپر پر بھی سجدے جائز ہے (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، ص 30)

² - کیونکہ اگر کہے کہ وہاں بھی نماز نہیں پڑھ سکتے، تو شدید تکلیف اور مشقت پیش آئے گا (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، ص 45)

³ - نابالغ بچے کے لیے اذان اور اقامہ پڑھنا جو کہ مستحب کی نیت سے نماز پڑھتے ہو واجب نہیں اور اگر وقت تنگ ہو، اذان اور اقامہ لازم نہیں اور اگر صرف ایک کا پڑھنے کا وقت ہو تو اقامہ پڑھ لے (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، ص 45)

اگر اذان کہ ایک حصہ میں شک کرے اور اگر اسی وقت اذان پڑھ رہا ہو تو دوبارہ اسی حصہ سے آخر تک اذان پڑھے اور اگر اذان ختم ہوا ہو، اپنے شک کی پروا نہ کرے اور اقامہ میں بھی یہی حکم ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، ص 49)

⁴ - البتہ یہ حکم اس وقت کے لیے ہے جب کوئی مرد اس کی آواز سن رہا ہو یا اس جگہ نماز پڑ رہی ہو جس میں ممکن ہو کوئی مرد آئے اور اس کی آواز سنے (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، ص 44)

اور اقامہ آہستہ پڑھنا نمازوں میں جو بلند آواز سے پڑھی جاتی ہیں¹ زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ اور سب سے زیادہ تاکید صبح اور مغرب کی نمازوں میں کی گئی ہے۔

.....

ہر ایک روزانہ قضا نمازوں کے لیے اذان اور اقامہ پڑھنا چاہیے لیکن اگر پہلی نماز کے لیے اذان پڑھے اور بعد کی نماز کے لیے صرف اقامہ پڑھے تو کافی ہے لیکن اس کی فضیلت اور ثواب کمتر ہو جائے گی۔
ظہر جمعہ کی نماز کے لیے اذان اور اقامہ پڑھنا چاہیے اور اس کا عصر کی نماز کے لیے اقامہ پڑھے، عرفہ کا دن کے ظہر اور عصر نماز کے لیے بھی حکم ہے۔

دوسرا: موذن

موذن کو عاقل، مسلمان، مومن اور مرد ہونا چاہیے لیکن بلوغ شرط نہیں اور یہ کہ میٹرز ہو (اچھے برے کا تمیز کر سکے) کافی ہے۔

.....

عورت، عورتوں کے لیے اذان کہہ سکتی ہے۔ اگر نماز گزار فرادی نماز میں بھول کر اذان نہ پڑھے اور نماز کو شروع کرے تو ان کو چاہیے اپنی نماز تمام کرے۔ اگر کوئی موذن اجرت کے بغیر نہ ملے تو موذن کی اجرت بیت المال سے پورا کرنا چاہیے۔

تیسرا: اذان کی کیفیت

اذان کو وقت ہونے پر پڑھنا چاہیے۔ صبح کا وقت، فجر طلوع ہونے سے پہلے اذان پڑھ سکتا ہے لیکن طلوع کے بعد پھر سے پڑھنا چاہیے۔
اذان اس حصوں پر مشتمل ہیں:

چار تکبیرۃ الاحرام (اللہ اکبر)، توحید کی گواہی دینا (اشھد ان لا الہ الا اللہ). بعد رسالت کی گواہی (اشھد ان محمد رسول اللہ) اور ولایت کی گواہی (اشھد ان علیا و الائمة من ولدہ حجج اللہ) اور پھر ہدایت کی

¹ یعنی صبح، مغرب اور عشا (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 44)

گوای (اشهد ان المهدی و المهدیین من ولده حجج الله) پھر پڑھے (حی علی الصلاة) (حی علی الفلاح) پھر (حی علی خیر العمل) اور تکبیر (الله اکبر) اور تحلیل (لا اله الا الله) اور ہر حصوں کو دوبار تکرار کریں¹

اقامہ بھی یہی حصوں پر مشتمل ہے فرق یہ ہے کہ اقامہ میں سب حصوں کو دوبار پڑھتے ہیں اور (حی علی خیر العمل) کے بعد دوبار (قد قامت الصلاة) اور آخر میں بھی تحلیل (لا اله الا الله) ایک بار پڑھتے ہیں۔

حصوں کے ترتیب اذان اور اقامہ میں لحاظ ہونا چاہیے۔

....

اذان میں «الصلاة خیر من النوم» پڑھنا حرام ہے

چوتھا: احکام اذان

کچھ مسئلہ:

نہم: اگر اذان یا اقامہ پڑھتے ہوئے فرد سے کوئی حدث سرزد ہو جائے تو طہارت کر کے وہیں سے (جہاں رکا تھا) پڑھ لے۔ البتہ اقامہ کے لیے بہتر ہے طہارت کے بعد پھر سے اقامہ پڑھ لے³

دہم: اگر نماز پڑھتے ہوئے فرد سے کوئی حدث سرزد ہو جائے، تو طہارت کر کے نماز کو شروع سے پڑھے، اقامہ پڑھنے کی ضرورت نہیں مگر یہ کہ بات کر چکا ہو۔

¹ یعنی اذان کا پہلا اللہ اکبر کو چار بار اور دوسرے حصوں کو دوبار تکرار کریں (مترجم)

² مترجم: موجودہ کتاب کے ترجمہ میں مستحب احکام و مسائل شامل نہیں۔ اگلے ایڈیشن میں ترجمہ کیا جائے گا۔

³ اذان اور اقامہ کے وقت طہارت کے ساتھ ہونا مستحب ہے (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، صلاة، ص 51) اور اگر کوئی ظہر کے نماز پڑھ لے اور لمبے وقت تک نفل اور دعا... پڑھتے رہے اس وقت تک اپنے سجدہ گاہ کو ترک نہیں کیا ہو ضرورت نہیں دوسری نماز کے لیے اذان پڑھے اور ظہر کا اذان جو پڑھا ہے وہ کافی ہے (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، صلاة، ص 50)

دوسرا حصہ: افعال نماز

افعال نماز دو حصوں پر مشتمل ہیں واجب اور مستحب¹ اور واجب چیزیں آٹھ ہیں۔

واجبات نماز:

پہلا: نیت

نماز میں نیت کرنا ارکان² میں شامل ہے اور اگر نماز گزار عمداً یا بھول کر نیت میں کوئی غلطی کرے تو نماز باطل ہو جاتی ہے نیت کا اصل یہ ہے کہ اپنے ذہن میں پتا ہو کونسی نماز پڑھ رہا ہے یعنی اپنے ذہن میں یہ معلوم ہو واجب یا مستحب نماز، قصد قربت اور نماز کا تعین کرنا اور ادا یا قضا ہونا اور کوئی ضرورت نہیں کہ زبان سے کہے۔

نیت کا وقت تکبیرۃ الاحرام کا پہلا جزء پڑھنے کے دوران ہے اور واجب ہے نماز کے آخر تک اپنی نیت پر قائم رہے اس طرح کے نماز کے پہلی والی نیت ختم نہ ہو جائے۔

اگر نیت کرے کہ نماز سے خارج ہو جائے تو اس کی نماز باطل نہیں ویسے ہی اگر چاہے (نیت کرے) کوئی ایسے عمل انجام دے جو کہ نماز کو باطل کرتی ہو پھر بھی نماز باطل نہیں ہوتی مگر یہ کہ اس عمل کو انجام دے کہ اس صورت میں ان کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اور اگر اس کا قصد افعال نماز یا نماز کے علاوہ کوئی کام انجام دینے کا ہو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

نماز کی نیت تبدیل کرنا درج ذیل جگہوں پر جائز ہیں:

¹ - واجبات نماز درج ذیل ہیں: نیت، تکبیرۃ الاحرام، قیام، رکوع، سجود، تشہد اور سلام اور مستحبات یہ ہیں: دعا، قنوت تعقیبات و... (احکام

الشریعیہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 52)

² - نماز کے رکن وہ افعال ہے جو کہ عمداً یا غلطی سے کم یا زیادہ ہونے کی صورت نماز باطل ہو جاتی ہے اور نماز کے ارکان پانچ ہیں نیت، تکبیرۃ

الاحرام، قیام، رکوع اور دو سجدے (احکام الشریعیہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 52)

نماز جمعہ کی نیت کو نافلہ نماز کی نیت پہ تبدیل کر دینا اس شخص کے لیے جس کو (جمعہ نماز میں) سورہ جمعہ پڑھنا بھول جائے اور کوئی اور سورہ پڑھ لیا ہو اور مثلاً حالیہ واجب نماز کی نیت کو اس سے پہلی والی قضا نماز کی نیت پہ بدل کرنا اس صورت میں کہ حالیہ نماز پڑھنے کا وقت موجود ہو۔

دوسرا: تکبیرۃ الاحرام

تکبیرۃ الاحرام نماز کے رکن شمار ہوتا ہے اور اس کے بغیر نماز صحیح نہیں اور اگر بھول کر اس میں کوئی غلطی ہو جائے تو نماز باطل ہوتی ہے۔

تکبیرۃ الاحرام دراصل اللہ اکبر کہنا ہے اور اگر کوئی تکبیرۃ الاحرام کا ترجمہ کر کے کہے تو نماز صحیح نہیں، حتیٰ اگر اس کے حروف میں سے کوئی ایک حرف میں غلطی ہو جائے نماز صحیح نہیں۔ اگر ان کے الفاظ کو صحیح طرح کہہ نہ سکے (مثلاً غیر عرب والے) ان پر لازم ہے کہ وہ سیکھے اور اگر وقت موجود ہو تو نماز کو اس کے بغیر شروع نہ کرے اور اگر نماز کا وقت تنگ ہو تو اس کو چاہیے تکبیرۃ الاحرام کا ترجمہ پڑھ کر نماز کا آغاز کرے۔ گونگا فرد کے لیے جتنے ممکن ہو تکبیرۃ الاحرام کو کہے اور اگر بالکل نہیں کہہ سکا تو اس کی معنی دل سے گزارے اور اس کے لیے اشارے بھی کرے۔

تکبیرۃ الاحرام کو ترتیب سے پڑھنا واجب ہے¹ اور اگر بالعکس کہے تو نماز صحیح نہیں۔ واجب ہے تکبیرۃ الاحرام کے بعد چھ بار تکبیر کہے جو کہ مجموعی طور پر سات تکبیریں ہیں اور پہلا تکبیر، آغاز نماز کا تکبیر ہے۔

اگر نماز شروع کرنے کا نیت میں تکبیر کہے۔ پھر دوبارہ تکبیر کہے اور پھر سے نماز شروع کرنے کی نیت کرے اس کی نماز باطل ہے۔ اگر تیسرا تکبیر کہے اور نماز شروع کرنے کی نیت کرے نماز صحیح ہوگی اور ضروری ہے اس کے بعد چھ تکبیر کہے اور واجب ہے نماز گزار کھڑے ہو کر تکبیر کہے اور اگر طاقت رکھتا ہو لیکن بیٹھ کر یا کھڑے ہوتے ہوئے تکبیر کہے تو اس کی نماز صحیح نہیں۔

¹ - یعنی ابتدا میں اللہ کا لفظ پھر اکبر کے لفظ کو کہے (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 56)

تیسرا: قیام

قیام طاقت رکھنے کی صورت میں ارکان سے ہے اور اگر نماز گزار بھول کر یا عمداً اس میں کوئی غلطی کرے اس کی نماز باطل ہے۔ اگر کسی سے سہارا لیے بغیر کھڑا ہو سکے تو ایسا ہی کرنا چاہیے اور اگر نہیں کر سکے تو واجب ہے کسی بھی چیز سے ممکن ہو مدد لے البتہ دیوار کا سہارا لینا طاقت رکھتے ہوئے بھی جائز ہے۔

اگر کوئی شخص نماز کے کچھ حصہ کو کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے تو جتنے ہو سکے کھڑا ہو کر پڑھے اور اگر نہیں تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اگر صرف رکوع کے لیے کھڑا ہو سکتا ہے تو ایسا ہی کرے وگرنہ بیٹھ کر رکوع کرے اگر بیٹھ کر بھی نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو اس کو چاہیے پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھے¹ اور اگر نہیں کر سکے تو پشت کے بل لیٹ کر نماز پڑھے² اور اس دو حالتوں میں رکوع اور سجدے کے لیے اشارے کرے۔

اگر کوئی شخص نماز کے دوران ایک حالت پر رہ نہ سکا تو اس سے کم حالت پر نماز کو جاری رکھے مثلاً اگر کھڑا ہو اور پھر قابل نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھا ہو اور پھر قابل نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر اور اگر پہلو کے بل لیٹا ہو اور اس قابل نہ رہے تو پشت کے بل لیٹ کر نماز کو جاری رکھے اور اس کے بالعکس بھی ویسے ہی ہے۔³ اگر کوئی سجدے نہ کر سکے تو اس کو چاہیے سجدہ گاہ کو اوپر لا کر اپنی پیشانی اس پر رکھے اور اگر یہ بھی نہیں کر سکا تو سجدے کے بجائے اشارے کرے۔

بیٹھ کر نماز پڑھتے وقت دو چیزیں سنت ہیں:

¹ اس طرح کے اس کا چہرے اور سینہ قبلے کی طرف ہو (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 59)

² محقر کی طرح یعنی کف پا (تلوے) قبلے کی طرف ہو (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 58)

³ اگر کوئی شخص طاقت نہیں رکھتا ہو اور پشت کے بل نماز پڑھے اور نماز کے دوران اس کی حال بہتر ہو جائے اور طاقت رکھے تو اس کو چاہیے کہ پہلو کے بل یا بیٹھ کر یا حتیٰ اگر کھڑا ہو سکے کھڑا ہو کر نماز کو جاری رکھے (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 59)

یہ کہ نماز گزار قرائت کے دوران چار زانو اور رکوع میں دو زانو اور تشہد کے دوران توڑک کی حالت میں بیٹھے۔¹

چوتھا: قرائت

قرائت واجب ہے اور اس کا مطلب سورہ الحمد کی تلاوت ہے جو کہ ہر دور کعتی نماز اور تین اور چار رکعتی نماز کے شروع والے دور کعتیں میں پڑھنا چاہیے سورہ الحمد کو مکمل پڑھنا چاہیے۔ عمداً الحمد کو غلط پڑھنے کی صورت میں ان کی نماز صحیح نہیں۔ حتیٰ اگر ایک حرف اور یا حرف کے تشدید یا ان کی اعراب کو غلط پڑھے تو اس کی نماز صحیح نہیں۔² بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ الحمد کی پہلی آیت ہے اور اس کو قرائت کرنا واجب ہے۔ سورہ الحمد کا ترجمہ پڑھنا کافی نہیں۔ سورہ الحمد کی الفاظ اور آیات کو ترتیب سے پڑھنا جیسے کہ پہلے بیان ہوا واجب ہے اور اگر عمداً اس کے خلاف پڑھے تو نماز کو شروع سے پڑھنا چاہیے اور اگر بھول کر کوئی غلطی کرے تو چاہیے رکوع میں جانے سے پہلے پھر سے (الحمد) کی تلاوت کرے لیکن اگر رکوع میں ہو تو نماز کو جاری رکھنا چاہیے اگرچہ اس کو یاد آجائے۔

اگر شخص صحیح سے قرائت نہیں کر سکتا تو اس پر واجب ہے تلاوت سیکھے اور اگر نماز کا وقت تنگ ہو جائے جتنے ہو سکے پڑھے یا سورہ الحمد کا «بسم اللہ الرحمن الرحیم» کو دس بار پڑھے اور اگر نہیں پڑھ سکا تو (حمد کے علاوہ) قرآن میں سے جتنے جانتا ہو وہ پڑھے یا جتنے قرائت کے برابر ہو اتنے سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر پڑھے اور اس کے بعد واجب ہے قرائت کو سیکھے۔ گونگا شخص کو چاہیے قرائت کی نیت سے اپنی زبان کو متحرک کر لے اور معانی کو اپنے دل سے گزار دے۔

¹ بائیں طرف کے ران پہ بیٹھے اور دائیں طرف کا پائے کے اوپر والے حصہ کو بائیں پائے کے کف پر رکھے (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب

دوسرا جزء، صلاۃ، ص 59)

² - تو انہیں تجمیدی نماز میں ضروری نہیں اور قرائت اس طرح ہوتا چاہیے کہ معنی کو پہنچائے (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا

جزء، صلاۃ، ص 61)

تیسری اور چوتھی رکعتوں میں سورہ الحمد کو پڑھنا چاہیے اگرچہ امام جماعت ہو یا نمازی یا فرادی نماز پڑھتا ہو اور اگر نہیں پڑھ سکتا ہو تو اس بار «بسم اللہ الرحمن الرحیم» پڑھے اور اگر نہیں پڑھ سکتا ہو تو تسبیحات پڑھے۔

روزانہ نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعتیں میں وقت اور سیکھنے کے امکان اور اختیار ہونے کی صورت میں سورہ الحمد کے بعد ایک مکمل سورے کی تلاوت کرنا واجب ہے اگر نماز گزار سورہ کو الحمد سے پہلے تلاوت کرے اس کو چاہیے کہ الحمد کو پڑھے اور پھر سے وہی سورے یا کوئی اور سورے، حمد کے بعد تلاوت کرے¹ نماز واجب میں سورے عزائم (جن میں واجب سجدے ہیں) کے کچھ مقدار کی تلاوت کرنا جائز نہیں² ایسی سورے کی تلاوت کرنا جس سے نماز کا وقت ختم ہو جائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے دو سورتیں (ایک ہی رکعت میں، حمد کے بعد) پڑھنا جائز ہے۔³

اظہار اور بلند آواز سے حمد (اور سورہ) کی تلاوت کرنا صبح کی نماز اور نماز مغرب اور عشا کے پہلی دو رکعتوں میں واجب ہے لیکن ظہر اور عصر اور نماز مغرب کی تیسری رکعت اور نماز عشا کے آخری دو رکعتوں میں حمد اور سورت کو آہستہ پڑھنا واجب ہے⁴

¹ - بسم اللہ الرحمن الرحیم ہر سورے کا حصہ ہے اور ہر سورے کا بسم اللہ اسی سورے کا مخصوص ہے پھر بسم اللہ پڑھنے سے پہلے اسے معلوم ہوتا چاہیے کہ کونسی سورے پڑھنا چاہتا ہے (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 62)

² - البتہ اس کی نماز باطل نہیں اور اگر کوئی شخص واجب نماز کے دوران کوئی آیت سنتا ہے جس میں واجب سجدے ہو تو اس کو چاہیے کہ نماز مکمل ہونے کے بعد سجدہ کرے (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 63)

³ - البتہ دو سورتوں سے زیادہ تلاوت کرنا جائز نہیں۔ نماز گزار ایک سورت جس کی تلاوت میں مصرف ہو اسے چھوڑ کر دوسری سورت کی تلاوت کر سکتا ہے (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 63)

⁴ - البتہ اگر کوئی جہل اور بھولنے سے جہاں نماز کو بلند آواز سے پڑھنا چاہیے وہاں آہستہ پڑھے (اب بالعکس) اس میں کوئی اشکال نہیں اور نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 64)

آواز کی بلندی کے سب سے کم مقدار اتنے ہو کہ اگر کوئی شخص جو کہ عادی طور پر سننے کی صلاحیت رکھتا ہو اور نماز گزار کے قریب ہو اس کی آواز کو سن سکے اور آہستہ پڑھنا اس طرح ہو کہ اگر انسان سننے کی صلاحیت رکھتا ہو اپنی آواز کو سن سکے۔ عورتوں پر بلند آواز سے نماز پڑھنا واجب نہیں¹۔

....

سات مسائل

پہلا: آمین کہنا سورے الحمد کی آخر میں جائز نہیں۔

دوسرا: قرأت میں موالات (اجزائے قرأت کا پی در پی بجالانا) صحیح ہونے کا شرط ہے اگر سورت (الحمد) پڑھتے ہوئے کوئی دوسری سورت پڑھے یا قرأت قطع کرنے کی نیت سے چھپ ہو جائے تو اس شخص کو چاہیے نئے سرے سے پڑھے لیکن اگر قرأت کے دوران چھپ ہو جائے اور قرأت کو قطع کرنے کی نیت نہیں رکھتا ہو یا کہ قطع کرنے کی نیت کرے لیکن قرأت کو قطع نہ کرے تو اپنی نماز کو جاری رکھے۔

تیسرا: سورہ «والضحیٰ» و «الم نشرح» ایک ہی سورے شمار ہوتے ہیں ویسے ہی سورے «فیل» و «لایلاف قریش» یعنی نماز کی ہر رکعت میں ان دونوں کو ایک ساتھ تلاوت کرے اور ان میں سے صرف کوئی ایک کو سورہ الحمد کے بعد ایک سورے کے طور پر ایک رکعت میں نہیں پڑھ سکتے اور ان دونوں کے درمیان «بسم الله الرحمن الرحيم» پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

چوتھا: اگر کوئی شخص نادانستہ یا بھول کہ جہاں نماز کو بلند آواز سے پڑھنا چاہیے وہاں آہستہ پڑھے اور بالعکس اس میں کوئی اشکال نہیں اور نماز دوبارے پڑھنے کی ضرورت نہیں

¹۔ اگر کوئی عورت بلند آواز سے نماز پڑھے (اگرچہ ایسا نہیں کرنا چاہیے) لیکن اس کی نماز صحیح ہے اگرچہ نامحرم اس کی آواز سننے یا نہ سننے (احکام

پانچواں: اگر کوئی فرد الحمد نہیں پڑھ سکتا ہو اس کی جگہ دس بار «بسم الله الرحمن الرحيم» کو تکرار کرے یا بارہ بار تسبیح پڑھے اس طرح کہ «سبحان الله و الحمد لله و لا اله الا الله و الله اكبر» کو تین بار تکرار کریں۔

....

ساتواں: معوذتین (سورے فلق اور الناس) قرآن کے حصہ ہیں اور ان کو واجب اور مستحب نمازوں میں تلاوت کر سکتے ہیں۔

پانچواں: رکوع

ہر ایک رکعت میں ایک بار رکوع کرنا واجب ہے مگر کسوف اور آیات کی نمازوں میں¹۔
رکوع ارکان نماز میں شامل ہے اور اگر عمداً یا سہواً (بھول کر) اس میں کوئی غلطی ہوتا ہے تو نماز باطل ہوگی اس کی تشریح بیان ہوگا²

واجبات رکوع پانچ چیزیں ہیں:

پہلا: نماز گزار اس قدر جھکے کہ اپنے ہاتھ گھٹنے پر رکھ سکے اور اگر اس کے ہاتھ اس قدر لمبے ہو کہ جھکے بغیر اس کے گھٹنے تک پہنچ جائے تو اس کو چاہیے عادی افراد کی طرح جھکے اگر کسی علت (مثلاً بیماری) کی وجہ سے نہیں جھک سکے جتنے ممکن ہو جھک جائے اور اگر بالکل نہ کر سکے پھر اشارے کرے اور اگر (پیدائشی یا بیماری کی وجہ سے) اس کا کھڑا ہونے کا انداز حالت رکوع کی طرح ہو تو اس شخص کو چاہیے حد امکان اس قدر جھکے جتنے کہ اس کے کھڑے ہونے اور رکوع کرنے میں فرق ہو۔

¹- کسوف اور آیات کی نمازوں میں ہر ایک رکعت میں کئی بار رکوع کرتے ہیں جس کی تشریح نماز آیات کے حصہ میں بیان ہوگا۔

²- اس کی تشریح احکام خلل کے مبحث میں بیان ہوگا۔

دوسرا: جسم کو طاقت رکھنے کی صورت میں اتنے آرام رکھے جتنے کہ رکوع کہ واجب ذکر کو پڑھ سکے¹ اور اگر بیمار ہو اور رکوع میں کچھ سیکنڈ کے لیے بھی اپنی بدن کو سکون سے نہ رکھ سکے تو (رکوع کرنا) ساقط ہو جائے گا جیسے کہ اگر بالکل رکوع نہ کر سکے تو یہ (رکوع) ساقط ہوتا ہے۔

تیسرا: رکوع کے بعد کھڑا ہونا واجب ہے اور جائز نہیں رکوع کی حالت میں کھڑا ہونے سے پہلے فوراً سجدے میں جائے مگر یہ کہ کوئی عذر ہو اور اگر رکوع سے سر اٹھانے کے لیے ضرورت ہو کسی چیز کا سہارا لے تو واجب ہے ویسے ہی کرے۔

چوتھا: رکوع سے سر اٹھانے کے بعد بدن کا ساکن ہونا، یعنی سیدھا کھڑا ہو جائے اور اس کا بدن سکون حاصل کر لے حتیٰ اگر ایک چھوٹے لمحہ کے لیے ہو۔

پانچواں: ذکر رکوع، یعنی ایک ذکر چاہے تکبیر ہو یا تہلیل (لا الہ الا اللہ) یا حمد یا شکر خدا اور حالت اختیار میں سب سے کم مقدار ایک کامل تسبیح ہے۔ سبحان ربی العظیم و بحمدہ یا سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ۔ یا تین بار سبحان اللہ پڑھنا اور ضرورت کا وقت ایک بار بھی کافی ہے۔

رکوع پہ جانے سے پہلے تکبیر پڑھنا واجب ہے۔

.....
چھٹا: سجدہ

ہر رکعت میں دو سجدے کرنا واجب ہے اور ہر دو سجدے ایک ساتھ رکن میں شمار ہوتے ہیں اور عمداً یا بھولنے سے اگر دو سجدوں میں کوئی غلطی ہو جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔ لیکن اگر کوئی ایک سجدہ میں بھولنے سے کوئی خلل (غلطی) ہونے کی صورت میں نماز باطل نہیں ہوتی۔

¹- جائز نہیں کہ شخص جلدی کرے اور (جائز نہیں) ذکر رکوع پورے ہونے سے پہلے رکوع کی حالت چھوڑ دے لیکن اگر غفلت سے ایسے کرتا ہو تو اس کا رکوع صحیح ہے اور رکوع پھر سے کرنے کی ضرورت نہیں اور نماز کو بھی دوبارے پڑھنے کی ضرورت نہیں (احکام الشریعہ بین المسائل والحجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 66)

واجبات سجدے چھ چیزیں ہیں:

پہلا: جسم کے ساتھ حصوں کو سجدے کی حالت میں زمین پر رکھے: پیشانی، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گٹھنے اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے

دوسرا: جس چیز پر سجدے کرنا صحیح ہو اس پر پیشانی رکھے۔ عمامہ (دستار) کے انتہائی حصہ پر سجدے کرنا کافی نہیں۔

تیسرا: سجدہ میں اس قدر جھکے کہ پیشانی اور پاؤں ایک ہی سطح میں ہو۔ اگر پاؤں اور پیشانی رکھنے کی جگہ میں بلندی کے لحاظ سے بہت کم فرق ہو تو کوئی اشکال نہیں لیکن یہ فرق (اختلاف) ایک اینٹ کے بلندی سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔

اگر کوئی چیز اس واجب کو انجام دینے میں رکاوٹ ہو تو چاہیے جس طرح ہو سکتا ہے سجدے کو انجام دے اور اگر ضروری ہو جس چیز پر سجدے کرتا ہے (سجدہ گاہ کو) اسے اٹھا کر پیشانی پر رکھے تو (مجبوری کی حالت) میں ویسے ہی کرے اور اگر ان میں سے کوئی نہ کر سکتا ہو تو اس کو چاہیے اشارے (سے سجدے) کرے۔

چوتھا: ذکر سجدے ویسے ہے جیسے کہ ذکر رکوع میں بیان ہوا۔ البتہ «العظیم» و «العلی» کے بجای «الاعظم» و «الاعلی» پڑھنا چاہیے۔¹

پانچواں: سجدے میں بدن کا ساکن ہونا واجب ہے مگر این صورت میں کہ کوئی ضرورت پیش آئے کہ اس کی رکاوٹ ہو۔

چھٹا: پہلا سجدہ سے سر اٹھانا اور بیٹھنا، اس طرح کہ بدن ساکن ہو اور ویسے ہی سجدہ کرنے سے پہلے اور سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد، تکبیر کہنا واجب ہے۔

....

¹ - یعنی یہ کہے: سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ یا سبحان ربی الاعظم و بحمدہ (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 70)

تین مسائل

پہلا: اگر کسی شخص اپنی پیشانی زمین پر رکھ نہ سکے (مثلاً پیشانی پر پھوڑا نکلا ہو) اگر پھورا پیشانی کہ پورے حصہ پر نہیں ہو تو اس شخص کو چاہیے زمین کھود کے (زمین میں چھوٹا کھڈا بنا لے) اس طرح کہ پیشانی کا صحیح حصہ زمین سے لگے اور اگر یہ نہیں کر سکے تو پیشانی کے دونوں طرف سے کسی ایک طرف پہ سجدے کرے اور اگر یہ بھی نہیں کر سکے تو اپنے ٹھوڑی پہ سجدے کرے۔

دوسرا: قرآن کے سجدے پندرہ ہیں۔ چار واجب سجدے ہیں جو کہ سورہ «فصلت» اور «سجدہ» اور «نجم» اور «علق» میں ہیں۔

....

عزائم کے چار سورتوں میں (جس میں واجب سجدے ہیں) سجدہ کرنا پڑھنے والے اور سننے والے جو سن رہا ہو دونوں پر واجب ہے لیکن اس شخص ہر جس کے کان تک پہنچا ہو اس پر سجدہ کرنا مستحب ہے اور دوسرے (مستحب) سجدے (پڑھنے والے اور سننے والے اور جس کے کان تک پہنچ گیا ہو) مستحب ہے۔

ان سجدوں کے لیے (واجب یا مستحب) تکبیر اور تشہد اور سلام پڑھنا واجب نہیں اور طہارت کرنا اور قبلے کی طرف رخ کرنا بھی ضروری نہیں اور اگر بھول جائے بعد میں بجالا سکتا ہے۔

تیسرا: دو سجدے شکر تجرید نعمت اور دفع بلا اور نمازوں کے بعد مستحب ہیں اور مستحب ہے کہ ان کے درمیان پیشانی کے دونوں طرف اور گالوں کو مٹی پر رکھے۔

ساتواں: تشہد

تشہد پڑھنا ہر دور کعتی نماز میں ایک بار اور ہر تین اور چار کعتی نماز میں دو بار واجب ہے۔ اگر پہلا یاد دوسرا یاد دونوں میں عہد اکوئی خلل (غلطی) ہو جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔

تشہد میں پانچ چیزیں واجب ہیں۔

زمین پر بیٹھنا تنے کہ تشہد پڑھ لے شہادتیں پڑھنا محمد وآل محمد پر صلوات اس طرح پڑھنا «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ» جو

شخص تشہد کو اچھی طرح نہیں پڑھ سکتا اگر وقت تنگ ہو تو جتنا جانتا ہو بجلائے اور اس شخص پر واجب ہے بعد میں جو نہیں جانتا وہ سیکھ لے۔

آٹھواں: سلام

نماز میں سلام پڑھنا واجب ہے اور اس کے علاوہ نماز گزار حالت نماز سے خارج نہیں ہو سکتا ہے سلام کو اس طرح پڑھے «السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته»¹

مبطلات نماز

دو طرح کے ہیں:

پہلا: وہ چیزیں جو کہ عمداً اور سھواً (بھول کر) کرنے سے نماز باطل ہوتی ہے جو کہ درج ذیل ہیں: کوئی بھی کام جو طہارت کو باطل کرتا ہے اگرچہ اختیار سے کرتا ہو یا بے اختیار مثلاً پیشاب یا پاخانے کا اخراج ہونا یا کوئی بھی ایسے کام جو وضو کو باطل کرتا ہے² اور جنابت اور حیض اور ان کی طرح بھی چیز جو مبطلات غسل میں سے ہو³

دوسرا: وہ چیزیں جو اگر عمداً کرنے سے نماز باطل ہوتی ہے درج ذیل ہیں:

دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا، سر پیچھے کی طرف گھمانا۔ دو حرف یا اس سے زیادہ کلام کرنا (مثلاً رکعات کی تعداد پیش امام کو یاد دلانا جو کہ اس صورت میں نماز باطل نہیں ہوتی مثلاً یہ کہ امام ظہر نماز کو تین رکعت پڑھے اور تشہد اور سلام دے تو اس صورت میں نماز گزار (ماموم) اس کو کہے: ہم صرف تین رکعت پڑھے ہیں تاکہ امام کو یاد دلائے اور نماز گزار پر کوئی اشکال نہیں کہ۔ امام کو یاد دلانے کے بعد۔ کھڑا ہو جائے اور امام کے ساتھ چوتھی رکعت کو بجلائے) تہقہہ لگانا وہ حرکتیں اور زیادہ کام کو انجام دینا جو اعمال

¹ - السلام علیک ایھا النبی...، السلام علینا وعلی عباد اللہ... پڑھنا، سلام سے پہلے، نماز میں کوئی خلل پیدا نہیں کرے گا اور سلام سے پہلے دوسری دعا پڑھ سکتا ہے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 77)

² - مثلاً ریاح اور نیند اور بے ہوش ہونا (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 82)

³ - مثلاً نفاس اور استخاضہ اور مس میت (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 82)

نماز میں سے نہیں۔ دنیوی امور کے لیے رونا، کھانا اور پینا اگر زیادہ مقدار میں ہو، لیکن کم مقدار میں ہو۔ مثلاً کھانا میں سے جو دانتوں میں پھسے ہوئے ہو۔ نماز کو باطل نہیں کرتا۔ اس شخص کے لیے پانی پینا جو کہ وتر کی نماز پڑھتا ہو اور پیاسا ہو اور اس دن روزہ رکھنا چاہتا ہو اس شرط قبلہ سے کے پشت نہ کرے۔ نماز باطل نہیں ہوتی۔

....

چار مسائل

پہلا: اگر شخص کو نماز کے دوران چھینک آئے تو مستحب ہے «الحمد لله» کہے اور اگر کسی اور کو آجائے مستحب ہے تسمیت کہے (یرحمکم اللہ کہے)

دوسرا: اگر کسی شخص نماز گزار کو سلام کرے تو اس لفظ سے جواب دے سکتا ہے مثلاً اگر اس کو کہے

«سلام علیکم» تو نہیں کہے «و علیکم السلام»

تیسرا: وہ دعائیں پڑھنا جس میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد ہو یا جائز دنیوی و اخروی امور کی کوئی چیز طلب کرنا قیام اور بیٹھنے اور رکوع و سجود میں جائز ہیں۔ نماز گزار کو حرام امور کے لیے دعا کرنا جائز نہیں اور اگر ایسا ہی کرے اور اس کو پتا بھی ہو جو مانگ رہا ہے وہ حرام ہے تو اس کی نماز باطل ہے۔

چوتھا: نماز گزار مال کو نقصان سے بچانے کے لیے یا اس شخص کو بھاگنے سے روکنے کے لیے جو نماز گزار کا مقروض ہے یا بچہ کی جان بچانے کے لیے جو خطرہ میں ہو یا اس جیسے کاموں کے لیے نماز کو قطع (روک) کر سکتا ہے لیکن غیر مجبوری صورت میں نماز کو قطع نہیں کر سکتا ہے¹

¹- اگر نماز کے درمیان کوئی کام انجام دے جو نہیں پتا نماز کو باطل کرتا ہے یا نہیں، صرف شک کے خاطر نماز کو باطل نہیں کر سکتا ہے (احکام

چوتھا حصہ: جو کہ پانچ فصلوں پر مشتمل ہیں

پہلا فصل: وہ اشکالات جو کہ نماز میں واقع ہوتے ہیں

یا عمد آہیں یا سھوآ (بھولنے سے یا اس کی طرح) یا شک سے واقع ہو سکتے ہیں
عمداً

جو شخص عمداً کسی ایک واجبات نماز میں کوئی خلل (غلطی) کرے تو اس کی نماز باطل ہے کوئی فرق نہیں پڑتا جس میں خلل (غلطی) کیا ہو وہ نماز کے شروط میں¹ سے ہو یا نماز کے جزء² یا نماز کی کیفیات³ میں سے ہو، یا کہ کوئی واجب کو ترک کیا ہو ویسا ہی اگر جس چیز کو (نماز میں) ترک کرنا چاہیے وہ انجام دے (مثلاً نماز میں باتیں کرنا یا قہقہہ لگانا) یا جو چیز واجب ہے۔ پتہ نہ ہونے کی وجہ سے انجام نہ دے (اپنی جگہ پر آہستہ یا اونچے پڑھنے کے علاوہ) نماز باطل ہونے کا سبب ہے

اگر نہیں پتا ہو کہ ان کی لباس یا نماز کی جگہ غضبی ہے اور نہیں پتا کہ لباس، جسم یا سجدہ کی جگہ نجس ہے تو نماز کو تکرار کرنے کی ضرورت نہیں۔

چند نکات

پہلا: اگر اس کو پتا ہو کہ پانی غضبی ہے اور اس سے وضو بنا لے اور نماز پڑھے تو اس شخص کو طہارت بھی اور نماز بھی پھر سے بجالانا چاہیے لیکن اگر اس کو پتا نہ ہو وضو اور نماز کو دوبارہ تکرار کرنے کی ضرورت نہیں۔

¹- مثلاً طہارت اور قبلے کی طرف ہونا (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 109)

²- مثلاً قرأت اور سجدے (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 109)

³- مثلاً سجدے کو صحیح طریقہ سے ادا نہیں کرنا (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 109)

دوسرا: اگر کوئی ایسی لباس سے نماز پڑھے جو کہ جانور کے کھال سے بنی ہوئی ہے (اس کی دو حالتیں ہیں) اگر اس (لباس) کو کسی مسلمان یا مسلمانوں کی مارکیٹ سے خرید لیا ہو تو نماز کو تکرار کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر غیر مسلم سے خریدا ہے یا کہیں سے ملا ہے تو پھر سے نماز کو پڑھنا چاہیے۔

سوم: اگر شخص کو نہیں پتا لباس اس چیز سے بنی ہوئی ہے جس میں نماز پڑھنا صحیح ہے تو اپنی نماز کو پھر سے پڑھنا چاہیے۔

سہواً

اگر کسی بھی نماز کے ارکان میں کوئی خلل ہو جائے نماز کو پھر سے پڑھنا چاہیے مثلاً کسی فرد کہ قیام صحیح نہ ہو اس وقت تک کہ نیت کرے¹ اور کسی فرد کہ نیت صحیح نہ ہو اس وقت تک کہ تکبیر کہے یا کسی فرد کہ تکبیر صحیح نہ ہو اس وقت تک کہ قرائت کا آغاز کرے یا اس کے رکوع میں کوئی اشکال ہو اس وقت تک کہ سجدہ کرے یا کسی شخص کے دو سجدوں میں کوئی اشکال ہو اس وقت تک کہ اگلے رکعت کے رکوع میں جائے اور ویسے ہی اگر ایک رکعت زیادہ پڑھے یا رکوع یا دو سجدے (ایک ہی رکعت میں) زیادہ پڑھے اس شخص کو چاہیے اپنی نماز کو دوبارہ بجلائے اگرچہ یہ عمداً ہو یا سہواً۔

اگر رکوع کرے میں شک کرے اور رکوع کرے پھر اسے یاد آئے کہ رکوع کیا ہے اس کی نماز باطل ہے۔ اگر ایک رکعت کم پڑھا ہو اور کوئی مبطل نماز انجام دینے سے پہلے اسے یاد آ جائے تو اس کو چاہیے اپنی نماز کو پوری کرے حتیٰ اگر دور کعتی نماز پڑھ رہا ہو اگر اس عمل انجام دینے کے بعد اسے یاد آ جائے جو عمداً اور سہواً نماز کو باطل کرتا ہے اس شخص کو چاہیے نماز کو پھر سے پڑھے اور اگر ایسے عمل انجام دیا ہو جو کہ عمدی ہونے کی صورت میں نماز کو باطل کرتا ہے مثلاً باتیں کرنا، اسے چاہیے اپنی نماز پوری کرے اور دو سجدے بجلائے۔

¹ یعنی اس سے پہلے کہ اگلے رکن کو شروع کرے اس کے پاس وقت ہے کہ جو خلل (غلطی) ہوئی ہے اسے درست کرے لیکن اگر اگلے رکن میں داخل ہو جائے تو پھر سے نماز کو اعادہ کرے مثلاً اس کا قیام صحیح نہ ہو تو نیت کرنے سے پہلے اس کے پاس وقت ہے اپنا قیام درست کرے یا مثلاً اگر دو سجدوں میں کوئی خلل ہو تو اگلی رکعت کے رکوع تک اس کو درست کر سکتا ہے اس صورت کے علاوہ (....) اپنی نماز کو دوبارہ بجالانا ہوگی (احکام

اگر سلام پڑھنا بھول جائے بعد میں اسے یاد آجائے تو سلام کو بجالائے اور اس کی نماز صحیح ہے حتیٰ اگر کوئی ایسے عمل انجام دے جو کہ عمداً اور سہواً نماز کو باطل کرتا ہے۔

اگر دو سجدے کو ترک کرے اور یاد نہ آئے کہ دو مختلف رکعتیں کے ہیں یا ایک ہی رکعت کے تو اس کو نماز پھر پڑھنا چاہیے اگر دو سجدے دو مختلف رکعتیں کے ہیں اور اسے نہیں پتا کونسے دو رکعتیں کے ہیں تو نماز کو تکرار کرنے کی ضرورت نہیں اور اسے چاہیے دو قضا سجدے کرے اور دو سجدے سہو بھی بجالائے۔

اگر اس واجبات میں کوئی اشکال ہو جو کہ رکن نہیں۔

تو اس کی تین حالتیں ہیں:

پہلی: وہ اشکال جس کے باوجود نماز صحیح ہے اور اس عمل کو (جس میں اشکال ہے) دوبارہ تکرار کرنے کی ضرورت نہیں۔

دوسری: وہ اشکال جو کہ نماز کے دوران درست ہونا چاہیے لیکن سجدے سہو کی ضرورت نہیں

تیسری: وہ اشکال جو کہ نماز کے دوران درست ہونا چاہیے اور دو سہو کے سجدے بھی نماز کے بعد بجالانا چاہیے۔

(اور این تین حالتوں کی تفصیل)

پہلی: حمد و سورہ کی تلاوت بھول جانا، اس کو اپنی محل (موقع) پر آہستہ اور بلند آواز سے پڑھنا¹ رکوع سے پہلے حمد یا سورہ کی تلاوت کرنا (بھول جائے) رکوع میں ذکر پڑھنا، رکوع کے دوران جسم کو ساکن رکھنا اس وقت تک کہ سر اٹھالے، رکوع سے سر اٹھا کر ساکن رہنا سجود سے پہلے تک، سجدے کا ذکر، سات اعضا کی سجدے، سجدے میں ساکن رہنا سر اٹھانے سے پہلے، سجدے سے سر اٹھانا، اس میں ساکن رہنا، دوسری سجدہ کا ذکر، سات اعضا کی سجدے اور اس میں ساکن رہنا اس وقت تک کہ سجدے سے سر اٹھالے²۔

¹ - ظہر و عصر کی پہلی اور دوسری رکعتوں میں حمد و سورے کو آہستہ «انخات کے ساتھ» اور صبح و مغرب و عشا میں بلند آواز سے جہر کے ساتھ پڑھنا چاہیے (مترجم)

² - ان سارے امور میں نماز صحیح ہے اور اس (بھولے ہوئے) عمل کو درست کرنے کی ضرورت نہیں (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 112)

دوسری: جو شخص حمد کی تلاوت کرنا بھول جائے اور (دوسری) سورت کے اختتام کے دوران یاد آجائے تو اس شخص کو چاہیے پہلا حمد کی تلاوت کرے پھر سورت کو دوبارہ تلاوت کرے ویسے ہی اگر شخص رکوع نہ کرے اور سجدے پر جانے سے پہلے یاد آجائے اس کو چاہیے اٹھ کر رکوع کرے اور پھر سے سجدے کو بجالائے، اور ویسے ہی اگر ایک یا دو سجدے کو ترک کرے یا تشہد نہ پڑھے اور رکوع سے پہلے اسے یاد آجائے تو اس کو واپس پلٹ کر ترک کردہ عمل کو بجالائے پھر اٹھ کر اس جگہ سے نماز کو جاری رکھے اور دوبارہ جو لازم ہے مثلاً حمد و سورت کی تلاوت کرے پھر رکوع میں جائے اور اس دو حالتوں میں سجدے سہو کی ضرورت نہیں۔ اگر محمد و آل محمد پر صلوات پڑھنا بھول جائے اور سلام پڑھے، تو سلام کے بعد صلوات کو قضا کر سکتا ہے۔

تیسری: اگر کوئی ایک سجدہ یا تشہد پڑھنا بھول جائے اور رکوع کے بعد اسے یاد آجائے تو نماز ختم ہونے کے بعد ایک سجدہ یا ایک سجدہ یا تشہد کو قضا کرے اور اس کے بعد دو سجدے سہو بجالائے۔

شکلیات نماز کے تین مسائل

پہلا: اگر کوئی فرد دو یا تین رکعتی نمازوں میں، مثلاً نماز صبح، نماز مسافر، نماز عید فطر و قربان (اگر واجب ہو) سورج گرہن کی نماز (آیات) اور نماز مغرب میں رکعات کی تعداد میں شک کرے تو نماز کو پھر سے پڑھنا چاہیے۔

دوسرا: اگر افعال نماز کے کسی جزء میں شک کرے اور اگر اسی موضع (جزء) میں ہو تو اس کو چاہیے اس عمل کو پھر سے بجالائے اور نماز کو مکمل کرے۔¹

اور اگر اگلے جزء (حصہ) کو بجالارہا ہو تو اس فرد کو چاہیے نماز کو جاری رکھے اگرچہ یہ عمل (جزء) رکن میں سے ہو یا غیر رکن اور کوئی فرق نہیں پڑتا پہلی دو رکعت میں ہو یا آخری دو رکعتوں میں

تبصرہ

اگر نماز کی نیت کرے اور نیت کرنے کے بعد شک کرے کہ مثلاً ظہر کی نیت کیا ہے یا عصر کی یا واجب نماز کی نیت کیا ہے یا مستحب نماز کی تو اس فرد کو دوبارہ نیت کرنا چاہیے۔

¹۔ مثلاً اس سے پہلے کہ قرائت کو شروع کرے تکبیرۃ الاحرام میں شک کرے (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 113)

تیسرا: اگر چار رکعتی نمازوں کی رکعات کے تعداد میں شک کرے اگر پہلی دو رکعتوں میں شک واقع ہو جائے یا اس کو نہیں پتا کتنی رکعت ادا کی ہے تو اس کو چاہیے نماز پھر سے پڑھے اگر اسے یقین ہو جائے پہلی دو رکعتوں کو بجالایا ہے اور اس کے علاوہ جو انجام دیا ہے اس میں شک کرے تو نماز احتیاط اس پر واجب ہے۔¹

مختلف حالات میں احتیاط کی کیفیت

الف: جب شک ہو جائے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین رکعتیں تو ضروری ہے یہ سمجھ لے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں اور نماز کو مکمل کرے اور تشهد پڑھ کر سلام دے اور اس کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑا ہو کر یا دو رکعت نماز (احتیاط) بیٹھ کر پڑھے۔

ب: اگر شک ہو جائے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار رکعتیں، تو سمجھ لے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں اور تشهد پڑھ کر سلام دے اور حالت الف کی طرح احتیاط کرے۔²

ج: اگر شک کرے دو رکعتیں نماز پڑھی ہیں یا چار رکعتیں تو سمجھ لے کہ چار رکعتیں نماز پڑھی ہیں اور تشهد پڑھ کر سلام دے پھر دو رکعت نماز (احتیاط) کھڑے ہو کر پڑھے۔

د: اگر شک کرے دو یا تین یا چار رکعتیں پڑھی ہیں تو سمجھ لے کہ چار رکعت بجالایا ہے اور تشهد پڑھ کر سلام دے اور اس کے بعد دو رکعت نماز (احتیاط) کھڑے ہو کہ اور دو رکعت نماز (احتیاط) بیٹھ کر پڑھے۔

بیان کیے گئے ان تمام حالات میں اور دیگر حالات میں بہتر ہے نماز گزار کم تعداد کو مد نظر رکھے اگر یہ تعداد چار رکعت سے کم ہو تو نماز کو مکمل کرے اور سلام دے اور دو سجدے سہو بجالائے اور اگر چار رکعت³ ہو تو سلام دے کر نماز کو ختم کرے اور دو سجدے سہو بجالائے اور اگر چوتھی رکعت⁴ میں ہو تو نماز کو مکمل کرے سلام دے اور دو سجدے سہو بجالائے۔

¹ - (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 113)

² - اس کے بعد ایک رکعت کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر نماز پڑھ لے (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 114)

³ - مثلاً جب چوتھی رکعت کے تشهد میں شک کرے کہ چار رکعت نماز بجالایا ہے یا پانچ رکعت (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء،

صلاۃ، ص 114)

⁴ - اگر رکوع سے پہلے شک کرے یہ رکعت چوتھی رکعت ہے یا پانچویں (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 114)

شکیات نماز میں پانچ نکات

پہلا: اگر نماز گزار کا گمان شک کی ایک طرف پہ زیادہ ہو اس کو چاہیے اسی طرف کو صحیح سمجھ لے اور اس کا گمان یقین کے حکم میں ہے۔

دوسرا: نماز احتیاط میں صرف سورہ حمد کو پڑھنا چاہیے۔

تیسرا: اگر نماز احتیاط بجالانے سے پہلے کوئی ایسے عمل سرزد ہو جائے جو نماز کو باطل کر دیتی ہے تو کل نماز باطل ہو جائے گی۔

(وہ شک جن کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے)

چوتھا: اگر اس عمل میں شک واقع ہو جائے جو کہ شک ازالہ کرنے کے لیے ہے (مثلاً نماز احتیاط میں شک واقع ہو) تو اس پہ توجہ نہیں کرنا چاہیے اور نماز کو جاری رکھے۔ یہی حکم نماز جماعت میں ماموم کے شک کے لیے عملدرآمد ہے جو کہ پیش امام کی نماز پر اعتماد کرے۔

(نماز جماعت میں) اگر نماز گزار لوگ امام جماعت کی غلطیوں کا خیال رکھے تو امام جماعت کو کوئی شک لاحق نہیں۔

اگر شک زیادہ واقع ہو تو اس کی کوئی اعتبار نہیں اور اس کا زیادہ ہونے کا تشخیص یہ ہے کہ عام طور پر اسے زیادہ کہا جائے، اور کسی بھی فرد جو روزانہ (اپنی نماز میں) ایک بار شک کرے تو کثیر الشک مانا جائے گا۔

پانچواں: کسی بھی فرد اگر نفل کے تعداد رکعات میں شک کرے تو زیادہ تعداد کو صحیح سمجھ لے لیکن اگر کم تعداد کو صحیح سمجھ لے تو بہتر ہوگا۔

خاتمہ: دو سجدے سہو

بیان کیے گئے امور میں¹ دو سجدے سہو بجالانا (اور درج ذیل امور میں واجب ہے)، اگر کوئی سہو نماز میں تکلم کرے یا موضع کے علاوہ سلام دے یا چار اور پانچ رکعتیں کے درمیان شک کرے (تو اس حالتوں میں سجدے سہو واجب ہے)

¹- چار رکعتی نماز میں جب یقین ہو کے پہلی دو رکعتوں کو بجالائے ہے، اگر شک کرے (کم تعداد کو صحیح سمجھ کر نماز مکمل ہونے کے بعد دو سجدے سہو بجالائے) اور اگر کوئی فرد ایک سجدہ یا تشہد پڑھنا بھول جائے اور رکوع کے بعد سے یاد آ جائے (اس کی قضا بجالائے اور دو سجدے سہو بھی کرے)

(نماز جماعت میں) اگر امام جماعت کوئی ایسا عمل انجام دے جس سے سجدے سہو واجب ہو جائے اور یہ عمل ماموم کی طرف سے بھی ہو تو ماموم کو بھی سجدے سہو بجالانا چاہیے اور اگر یہ عمل صرف امام یا ماموم کی طرف سے ہو تو صرف وہی شخص سجدے سہو کو بجالانا چاہیے۔

دو سجدے سہو کا محل

(اس کی جگہ) سلام نماز کے بعد میں ہے۔ (اس وجہ سے کہ نماز میں کچھ چیزیں زیادہ یا کم انجام دینے سے سجدے سہو کرنا پڑتا ہے) اس طرح ہے کہ پہلانیت کرے (مستحب ہے کہ تکبیر کہے) پھر سجدے کرے، سجدہ سے سر اٹھا کر دوبارہ سجدے کرے پھر سجدہ سے سر اٹھالے اور ایک چھوٹا تشہد پڑھے¹ پھر سلام دے۔ سجدے سہو میں ذکر پڑھنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اگر کوئی عمداً سجدے سہو کو ترک کرے اس کی نماز باطل نہیں ہوتی بلکہ اس کو بعد میں انجام دے اگرچہ زیادہ وقت گزر جائے۔

اگر کسی نے دو مختلف رکعتوں کی دو سجدے کرنا بھول جائے (دو قضا سجدے بجالائے اور دو سجدے سہو بھی بجالائے) اگر کسی نے نماز آیات کے رکوع کی تعداد میں شک کرے (تو کم تعداد کو صحیح سمجھ لے اور دو سجدے سہو بجالائے) (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، ص 116)

¹-أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ (احکام الشریعہ بین السائل و

دوسرا فصل: قضای نماز

نماز قضا ہونے کا سبب، اس کی قضا اور اس بحث کے ملحقات

نماز قضا ہونے کا سبب

جو امور قضای نماز ساقط ہونے¹ کا سبب بنتے ہیں وہ سات ہیں: طفولیت (نابالغ) جنون، بی ہوشی، حیض، نفاس، کفر اصلی² اور اس امور کے انجام دینے سے قاصر ہو جو کہ اقامہ نماز کو مباح کرتے ہیں یعنی وضو، غسل یا تیمم؛ ان امور کے علاوہ قضای نماز واجب ہے مثلاً عماً یا سہواً واجب نماز کو ترک کرنا³ نماز جمعہ اور عید⁴ کے علاوہ اور ویسے ہی اس قدر سونا کہ نماز کا وقت پورا ہو جائے (ختم ہو جائے) اگر مکلف شخص کا عقل خود کی وجہ سے زایل ہو جائے مثلاً مسکرات (نشہ آور چیز) یا سلا دینے والے دوائیاں کا استعمال کرے تو قضای نماز اس پر واجب ہے کیونکہ غالباً یہ چیزیں عقل زائل ہونے کے اسباب ہیں اگر مضر صحت کھانا کھالے جس کی وجہ سے شخص بی ہوش ہو جائے تو ضروری نہیں کہ نماز کی قضا پڑھے⁵ جب کوئی مسلمان مرتد ہو جائے یا کافر مسلمان ہو جائے اور پھر سے کفر اختیار کرے اس کے ارتداد کے دوران کی قضا نمازیں اس پر واجب ہے۔

قضای نماز

واجب نماز جس کا وقت گزر گیا ہو اس کی قضا پڑھنا واجب ہے اور نفل نماز کی قضا پڑھنا مستحب موکد (تاکید کے ساتھ) ہے۔ اگرچہ اس بیماری کی وجہ سے قضا ہوئی ہو جو عقل کو زایل نہیں کرتا۔ مستحب ہے کہ ہر

¹ یعنی اس کے باوجود قضای نماز واجب نہیں (مترجم)

² وہ شخص جو کافر پیدا ہوتا ہے (مترجم)

³ قضای نماز کے بحث میں، دوسرا سوال کتاب احکام الشریعہ بین السائل والجبیب میں آیا ہے کہ ترک نماز عماً ہے یا سہواً (مترجم)

⁴ کیونکہ ان نمازوں کی قضا نہیں اور نماز جمعہ قضا ہوتے کے صورت میں ظہر نماز قضا ہوتی ہے (مترجم)

⁵ بیمار کی قضا نماز: اگر اس کی بیماری اس طرح ہو کہ وجوب نماز کو ادراک کر سکتا ہے تو نماز اس پر واجب ہے اور جس طرح پڑھ سکتا ہے تو اس کو

بجالانا چاہیے اور اگر اس کی بیماری اس طرح ہو کہ ادراک نہیں کر سکتا اور بی ہوش اور مجنون کا حکم اس پر جاری ہے (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب

دور رکعت (قضا ہوئی نفل کی نماز) کے بدلے ایک مد طعام صدقہ دیا جائے اور اگر یہ نہیں کر سکا تو ہر روز کے بدلے ایک مد طعام صدقہ دے۔

قضا نماز یاد آتے ہی اسے پڑھنا واجب ہوتی ہے اس شرط کے ساتھ کہ نماز حاضر (وہ نماز جس کا وقت آگیا ہے) پڑھنے کے لیے وقت تنگ نہ ہو۔ قضای نماز کو اس ترتیب کے ساتھ پڑھنا چاہیے جو قضا ہوتی ہے مثلاً پہلا نماز ظہر پھر عصر پھر مغرب و عشا کو پڑھے اور کوئی فرق نہیں پڑتا اسی دن¹ کی قضا نماز ہو یا پچھلے دنوں کی² اگر کچھ قضا نمازیں ترتیب کے لحاظ سے حاضر نماز سے پہلے نہ ہو³ تو واجب نہیں کہ نماز حاضر سے پہلے پڑھی جائے۔ اگر کوئی شخص کہ ذمہ میں قضا نماز ہو اور وہ اسے بھول جائے اور اس ادا نماز کو پڑھنے میں مصروف ہو جس کا وقت ہے تو ادا نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر (ادا) نماز کے درمیان اسے یاد آ جائے تو ادا نماز کی نیت کو قضا نماز کی نیت پہ بدل دے اور اگر اسے یاد ہو کہ اس کی گردن میں قضا نماز ہے اور اس کے باوجود نماز حاضر (ادا) کو پڑھے تو اس کو چاہیے حاضر نماز کو دوبارہ پڑھے (پہلا قضا نماز پڑھے پھر حاضر نماز)۔ اگر کوئی شخص نفل پڑھتے ہوئے اسے یاد آ جائے کہ واجب نماز کی قضا نہیں پڑھی ہے تو اس کو چاہیے واجب نماز کو شروع سے پڑھے⁴ اگر سفر کے دوران کوئی نماز قضا ہوئی ہے تو اس نماز کو قصر پڑھے اگرچہ اپنے وطن (ملک) میں پڑھے اور جو نماز اس کے وطن (ملک) میں قضا ہوئی ہے اسے چاہیے مکمل پڑھے اگرچہ سفر میں ہو۔

¹ - مثلاً اگلے اسی دن کی صبح نماز قضا ہوئی ہے تو ظہر نماز سے پہلے پڑھنا چاہیے اور اگر دوسرے دن کی قضا نماز ہو تو ضروری نہیں حاضر نماز ظہر سے پہلے پڑھے (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 120)

² - مثلاً کسی دن کی ظہر اور عصر نمازیں قضا ہوئی ہو اور قضا نماز بجالانا چاہتے ہے تو پہلا ظہر کی قضا پھر عصر کی قضا پڑھے (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 120)

³ - مثلاً پچھلے دن کی عشا نماز قضا ہوئی ہے اور شخص حاضر ظہر کی نماز پڑھنے کے ارادہ رکھتا ہے تو اس صورت میں نماز ظہر کا صحیح ہونا نماز عشا پڑھنے پر نہیں لیکن اگر اسی دن کی صبح نماز قضا ہوئی ہے اس کو چاہیے پہلا صبح کی نماز قضا کرے اور پھر ظہر نماز کو ادا کرے (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 120)

⁴ - یعنی مستحب (نفل) نماز کی نیت کو واجب پہ نہیں بدل سکتے ہیں بلکہ نفل نماز کو پوری کرے پھر قضا نماز کو بجالائے (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ، ص 121)

ملفوظات نماز قضا¹

اول: اگر شخص نے یومیہ نمازوں میں سے کوئی ایک نماز کو نہیں پڑھی اور اس کو یہ معلوم نہیں کہ کونسی نماز ہے تو اس شخص کو چاہیے ایک صبح کی نماز ایک نماز مغرب اور ایک چار رکعتی نماز کو اس قضا نماز کی نیت سے جو اس کی ذمہ ہے پڑھے (نیت ما فی الذمہ) اگر اس طرح کئی نمازیں قضا ہو جائے اور اسے نہیں پتہ کہ کونسی نمازیں ہے تو اس کو چاہیے اس قدر قضا نمازیں پڑھے² جب تک کہ مطمئن ہو کہ لازمی تعداد تک قضا نماز پڑھی ہے۔

¹ - قضا نماز کے بارے میں کچھ مختلف نکات: اگر کوئی شخص اس عقیدہ کے ساتھ نماز کو ترک کرے کہ واجب نہیں اگر وہ مسلمان زادہ ہو تو مار دیا جائے اور اگر کافر ہو پھر مسلمان ہوا ہو تو توبہ کرے اگر منع کرے تو مار دیا جائے لیکن اگر نماز نہ پڑھنے کے لیے کوئی شبہ کو ادعا کرے جس کا احتمال موجود ہو تو پھر اس پر حد جاری نہیں ہوگا لیکن اگر نماز کو ترک کرے نہ کہ اس عقیدہ کے ساتھ کہ نماز پڑھنا واجب نہیں، تو اس صورت میں وہ قابل تعزیر اور تادیب ہوگا (تعزیر و تادیب حد سے کم ہے اور حاکم شرع اس کو معین کرتا ہے) اور اگر دوبارہ تکرار کرے (نماز ترک کرے) تو دوبارہ تعزیر ہوگا اور اگر تیسری بار ترک کرے پھر سے تعزیر ہوگا اور اگر چوتھی بار ترک کرے تو مار دیا جائے۔

الف: نماز استیجاری کا حکم: اجرت پر میت کے نیابت سے نماز پڑھنا جائز نہیں اور یہ نماز باطل ہے کیونکہ نیت اللہ کے قرب کے لیے نہیں، کیونکہ اگر اجرت نہ ملے تو میت کے نیابت سے نماز نہیں پڑھے گا تو پھر اس کی نماز مال کے حصول کے لیے ہے نہ اللہ سبحانہ کے قرب کے لیے۔ اگر کوئی میت کی نمازیں پڑھنے کے بدلہ پیسے لیا ہو تو اس کی نماز اور جو پیسہ ملا ہے وہ باطل ہیں اور اگر اس کو یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ بدعت ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، لیکن اموات (وہ مومنین جو کہ اللہ کے جنت پر ایمان لائے ہیں یا جن کے حال مغمول ہیں) کی نمازیں پڑھنے کے بدلے میں جو ملا ہے وہ واپس کر دینا چاہیے۔ مگر یہ کہ شخص فقیر (غریب) ہو جو کہ (وہ پیسہ) صدقہ کے عنوان سے محسوب کیا جائے گا اور اگر (یہ مبلغ) واپس نہیں کیا ہے تو وہ جس مبلغ کا ذکر ہوا ہے (ایک دن کے لیے ایک مد طعام) میت کی طرف سے صدقہ دے۔ دوبارہ ان نمازوں کو قضا پڑھ سکتا ہے لیکن اس بار قصد قربت پہ نہ کہ پیسہ کے لیے۔

ب: قضا نماز 23 رمضان کو بجالا سکتے ہے کیونکہ اس رات میں ہر ایک رکعت قضا نماز ہزار مہینہ کے برابر ہیں؛ پھر اگر کسی کی ذمہ میں کئی سال قضا نمازیں ہیں تو ان سب کے بدلے اس رات میں ایک دن کی قضا نمازیں پڑھے۔

ج: ماں باپ کی قضا نمازیں سب سے بڑا فرزند کی ذمہ پر ہیں لیکن اگر میت کا کوئی فرزند نہ ہو یا کہ کوئی (فرزند) نہیں پڑھ سکتا اگر کوئی فرد موجود ہو جو کوئی چیز مانگے (اس کی قضا) نماز پڑھے (مثلاً دوسرے فرزند یا رشتہ دار) تو وہ نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر کوئی موجود نہیں ہو تو ایک دن کی قضا نمازوں کے بدلے ایک مد طعام صدقہ دے۔ (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، ص 122)

² - یعنی ایک صبح، ایک مغرب اور ایک چار رکعتی نماز مانی الذمہ کی نیت سے پڑھے اور اسی ترتیب کو جاری رکھے جب تک کہ مطمئن ہو جائے کہ اس کی ذمہ کوئی قضا نماز نہیں (احکام الشریعہ بین السائل والمجیب دوسرا جزء، ص 121)

دوسرا: جب کوئی معین¹ نماز شخص سے قضا ہو جائے اور اسے نہیں پتا کتنے بار قضا ہوئی ہیں تو اس شخص کو چاہیے اتنے قضا نماز کو تکرار کرے تاکہ یقین ہو جائے کہ لازم تعداد تک قضا نماز پڑھی ہے اور اگر کئی نمازیں اسے قضا ہوئی ہیں اور نہیں یاد ہو کہ کونسی نمازیں ہیں اور ان کی تعداد اور وقت کا بھی نہیں پتا تو اس شخص کو چاہیے کہ لگاتار کئی دن قضا نماز پڑھے تاکہ اسے یقین ہو جائے کہ لازم تعداد تک قضا نماز پڑھی ہیں۔

....

¹- مثلاً اسے پتا ہے صبح نماز قضا ہوئی ہے لیکن کتنے قضا ہوئی ہے اس کی تعداد معلوم نہیں ہے (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، صلاۃ،

پانچواں حصہ: نماز مسافر

نماز مسافر کی شرائط اور نماز قصر اور اس کے احکام

شرائط چھ ہیں:

پہلی شرط: مسافت

معتبر مسافت تک سفر کرنا جو کہ کم از کم 44 کیلومیٹر جانے یا واپس آنے کا مسافت ہے یا 22 کیلومیٹر جانے اور 22 کیلومیٹر آنے کا ہے (جو کے مجموعی طور پر 44 کیلومیٹر ہوتے ہیں)۔ اگر مسافت 22 کیلومیٹر ہو اور قصد کرے ایک یا کچھ دنوں میں (دس دن سے کم) اپنے گھر لوٹ آئے تو اپنی نماز قصر پڑھے۔ اگر 22 کیلومیٹر کا مسافت ایک دن میں گزار دے اور واپس آئے اور پھر (اسی راستہ سے) چلے جائے تو جائز نہیں نماز قصر کرے اگرچہ یہ اس کی نیت میں ہو۔ اگر ایک شہر کے لیے دو راستے ہیں جو کہ ایک زیادہ لمبا (اور 22 کیلومیٹر سے زیادہ ہے) اور اگر اسی راستہ سے سفر کرے اس کی نماز قصر ہو جائے گی حتیٰ اگر نماز قصر ہونے کی وجہ سے لمبا راستہ اختیار کیا ہو۔

دوسری شرط: قصد مسافت

اگر مسافر حد ترخص (کم از کم مسافت) سے کم مسافت سفر کرنے کا ارادہ کرے اور اس جگہ پہنچنے کے بعد نئے سرے سے ارادہ کرے اتنے ہی اپنی موجودہ جگہ سے آگے سفر کرے تو اس کی نماز قصر نہیں ہوتی اگرچہ سفر کے فاصلہ، حد ترخص سے زیادہ ہو جائے اور اگر واپس جائے اور واپسی کا مسافت حد ترخص کے برابر یا زیادہ ہو تو اس کی نماز قصر ہو جائے گی۔ ویسے ہی اگر گمشدہ جانور یا ایسے فرد ڈھونڈنے گئے ہو جو اس سے طلبگار ہو یا اس غلام کو ڈھونڈنے گئے ہو جو بھاگ گیا ہے تو اس میں بھی یہی حکم جاری ہے۔

اگر کوئی شخص سفر کی نیت سے خارج ہو جائے اور کسی مکان پہ پہنچے اور کسی گروہ (کاروان) کا منتظر ہو جائے جو اگر ممکن ہو ان کے ساتھ سفر کرے وگرنہ واپس لوٹ آئے اگر اس مکان کا فاصلہ 22 کیلومیٹر یا

اس سے زیادہ ہو۔ تو سفر میں اور اس مکان میں رکتے ہوئے نماز کو قصر پڑھنا چاہیے اور اگر اس سے فاصلہ کم ہو تو اپنی نماز کو پوری پڑھے اس وقت تک کہ کوئی کارواں ملے اور ان کے ساتھ سفر کا آغاز کرے۔

تیسری شرط: اپنے سفر کو توقف¹ کرتے ہوئے قطع نہ کرے (رک نہ جائے)

اگر مسافر قصد کرے ایسے مسافت کا سفر کرے جس کے راستہ میں اس کا گھر ہو اور کم از کم وہ چھ مہینے اس میں رہنا چاہتے ہو تو اس کو چاہیے راستہ میں اور گھر میں اپنی نماز پوری پڑھے، ویسے ہی حکم ہے اگر کسی مکان میں قصد اقامت کرے جس کا فاصلہ حد ترخص سے کم ہو۔ اگر اس کا فاصلہ خود کا گھر تک یا ایسے مکان جہاں رہنا چاہتا ہے حد ترخص سے زیادہ ہو صرف راستہ میں اپنی نماز قصر پڑھے۔

اگر کسی شخص کے کئی وطن ہو تو اس (آغاز سفر کی جگہ) کا اور وطن اول کا فاصلہ لحاظ ہوگا جو کہ اگر حد ترخص سے کم ہو اور وطن تک پہنچنے سے اس کا سفر منقطع ہو جائے تو وہ راستہ اور وطن میں نماز کامل (پوری) پڑھے۔ پھر دوون کا فاصلہ (وطن اول اور دوسرا وطن) لحاظ ہوگا جو کہ اگر حد ترخص سے کم ہو نماز پوری پڑھے یا اگر حد ترخص یا اس سے زیادہ فاصلہ ہو تو اپنی نماز (دوسرا وطن کے) راستہ میں قصر پڑھے اس وقت تک کہ اپنے وطن پہنچ جائے

وہ وطن جس میں نماز کامل (پوری) ہے وہ جگہ ہے جہاں فرد اس میں سکونت اور رہائش اختیار کیا ہے اور وہ ہر جگہ جہاں شخص کا گھر یا اس کی طرح (مثلاً زراعتی زمین یا انفالی زمین جو کہ امام معصوم کی اجازت سے

¹- یعنی راستے میں دس دن رکنے کا قصد نہ کرے یا وطن یا اس جگہ سے نہ گزرے جو اپنے وطن کا حکم رکھتا ہے۔ (مترجم)

استعمال کر سکتے ہیں) ہو¹ اور چھ مہینے لگاتار یا اس سے زیادہ اس مکان میں رہے² اس شرط سے کہ اس ملک میں رہنے کے لیے اس کی کوئی جگہ موجود ہو۔³

چوتھی شرط: سفر کرنا جائز ہونا چاہیے

چاہے سفر کرنا واجب ہو مثلاً سفر برائے حج واجب یا مستحب مثلاً حضور (ص) کی زیارت یا مباح ہو مثلاً سفر برائے کاروبار۔ اگر معصیت کے لیے سفر کرے مثلاً ظالم حاکم سے تبعیت کے لیے یا تفریح کے لیے شکار پہ جانے سے نماز قصر نہیں ہوگی اگر شکار کرنا اپنا اور گھر والوں کے پیٹ پالنے کے لیے ہو یا تجارت کی وجہ سے ہو تو اس کی نماز قصر ہوگی۔

پانچویں شرط: جس کا سفر کے دوران اپنے ملک میں رہنے سے زیادہ نہ ہو (کثیر السفر)

صحرائے ایشیوں کی مانند جو کہ ایسے علاقوں کی طرف جاتے ہیں جہاں بارش ہو رہا ہے اور وہ شخص جو کرایہ پہ کچھ چیز حمل کرتا ہے (مثلاً ڈرائیور) اور جہاز چلانے والے اور دورہ گرد تاجر اور ڈاکیر۔

کثیر السفر ہونے کا قاعدہ یہ ہے کہ وہ شخص جس کا سفر کا دورانیہ لگاتار ایک ہفتہ میں چار دن، یا مہینہ میں سولہ دن یا سال میں چھ مہینے اور ایک دن ہو (اسے کثیر السفر کہا جاتا ہے)⁴ اس شخص کو چاہیے سفر میں اپنی نماز کامل پڑھے اور روزہ رکھے، اور جب اسے پتا چلے کہ اس کا (سفر) کا یہی کیفیت ہے تو اس کا نماز اور روزہ کا یہی حکم ہے حتیٰ اگر اس کا سفر کا پہلا دن ہو۔

¹- لیکن وہ محل جہاں فرد بہت زندگی بسر کیا ہے لیکن اس کا مالک نہیں مثلاً کئی سال ایک مکان میں کرایہ دار ہو یا اپنی محل بیچ کر ہجرت کیا ہے تو اس صورت میں وہ مکان اس کا وطن نہیں۔ اگر سفر کے دوران وہاں سے گزر جائے تو اس کا سفر منقطع نہیں ہوگا۔ (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، ص 147)

²- اور چھوٹا سفر مثلاً زیارت پہ جانے کا سفر اور... اس کے درمیان کوئی اشکال نہیں (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، ص 147)

³- اس تمام شرائط کے ساتھ یہ جگہ اس کا وطن محسوب ہوگا اگرچہ اس مکان سے ہجرت کرے البتہ اگر کسی مکان میں ساکن ہو جائے جب تک وہاں پہ ہو تو اس کی نماز کامل ہے اگرچہ کرایہ دار ہو اور کوئی جائیداد نہ ہو (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، ص 147)

⁴- سب سے کم مدت جس میں نماز کو کامل پڑھنا چاہیے وہ چھ مہینے ہیں یعنی اس شخص کا سفر کی کیفیت جو کہ ہفتہ میں چار دن یا مہینے میں سولہ دن سفر کرتا ہے چھ مہینے تک جاری رہے۔ جب اسے معلوم ہو جائے کہ اس کا سفر کی یہی کیفیت ہے تو وہ کثیر السفر محسوب ہوگا اور اس کی نماز کامل ہے (احکام الشریعہ بین السائل والنجیب دوسرا جزء، ص 148)

چھٹی شرط:

مسافر جب تک شہر کے اذان کی آواز (موذن سے نہ لوڈ اسپیکر سے) کو سن سکتا ہے جائز نہیں اپنی نماز کو قصر کرے یا اپنا روزہ افطار کرے اگرچہ ایک رات پہلے سفر کا نیت کیا ہو ویسے ہی واپس آتے ہوئے اس کی نماز قصر ہے اس وقت تک کہ اذان کی آواز کو اپنے وطن سے سنے (موذن سے نہ لوڈ اسپیکر سے) اور جب سن سکے تو اپنی نماز کامل پڑھے۔

اگر مسافر ایک جگہ پہ دس دن اقامت کرنے کا قصد کرے تو اس کی نماز کامل ہے اور اگر دس دن سے کم ہو تو اس کو چاہیے اپنی نماز قصر پڑھے۔ حال اگر ایک مکان میں اقامت کرنے کی نیت میں ایک مہینے تک مرد رہے (کنفرم نہ ہو) تو اپنی نماز کو قصر پڑھے اور اس کے بعد (جب کنفرم ہو اس دن سے زیادہ ہے) نماز کو کامل پڑھے حتیٰ اگر (ایک مہینے کے بعد) ایک ہی نماز ہو۔ اگر پہلے دس دن کا قصد اقامت کرے اور اس کے بعد اپنی نیت کو تبدیل کرے اور قصد اقامت نہ کرے تو اس کو چاہیے اپنی نماز قصر کرے اور کوئی فرق نہیں پڑتا (اس وقت تک) ایک نماز یا اس سے زیادہ کامل نیت سے پڑھی یا کوئی نماز نہیں پڑھی ہے اور اگر دوبارہ قصد اقامت کرے تو اس شخص کو چاہیے نماز کامل پڑھنے کے لیے، نئے دس دن رہنے کا (دوبارہ) قصد اقامت کرے۔

نماز کو قصر پڑھنا

سفر میں نماز کو قصر پڑھنا واجب ہے مگر یہ کہ ان چار وطنوں میں ہو یعنی مکہ، مدینہ، مسجد جامع کوفہ، اور حائر (حسینی) جو کہ شخص کی اختیار ہے کہ اپنی نماز کامل پڑھے یا قصر، اگرچہ کامل پڑھنا بہتر ہے۔ جب فرد کو چاہیے اپنی نماز قصر کرے، اگر عمدی طور پہ نماز کامل پڑھے، تو کسی بھی صورت میں (وقت میں یا وقت سے باہر) اس شخص کو چاہیے اپنی نماز کو دوبارہ پڑھے اور اگر نماز قصر پڑھنے کا حکم نہیں جانتا ہو ضروری نہیں اپنی نماز کو تکرار کرے اگرچہ نماز کا وقت باقی ہو اور اگر اسے بھول جائے تو وقت کے دوران نماز کو تکرار اور وقت سے باہر نماز کو قضا پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اگر مسافر اتفاق سے نماز کو قصر پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔ گر کوئی فرد اپنے ملک میں ہو اور نماز کا وقت ہو جائے اور وہ سفر کا آغاز کرے (اور وقت بھی باقی ہو) تو

اس حالت میں مسافر ہونے کی وجہ سے نماز کو قصر کرے اور اگر نماز کا وقت ہوتے ہوئے مسافر ہو اور نماز بجالاتے وقت مسافر نہ ہو¹ (اور نماز کا وقت بھی باقی ہو) تو اس کو چاہیے اپنی نماز کامل پڑھے².

احکام نماز قصر کے ساتھ مسائل

اول: اگر حد ترخص کے مسافت طی کرنے کے قصد سے سفر کرے اور سفر کے دوران کسی رکاوٹ کی وجہ سے سفر کو جاری نہیں رکھ سکے اگر اتنا سفر کیا ہے کہ اذان کی آواز کو نہیں سن سکتا تو اس کی نماز قصر ہے۔ البتہ اگر سفر کرنے کے قصد سے پھر نہیں گیا ہو۔ لیکن اگر اتنا سفر کیا ہے کہ اذان کی آواز سن سکتا ہے یا سفر کو جاری رکھنے سے پھر گیا ہو تو نماز کامل پڑھے اور زمینی اور بحری سفر کا یہی حکم ہے۔

دوسرا: اگر مسافر کچھ راستہ سفر کیا اور ہوا کی وجہ سے وہ پھر اپنا وطن واپس آجائے (مثلاً بحری سفر میں) اگر اذان کی آواز سن سکتا ہے تو اپنی نماز کامل و گرنہ قصر پڑھے۔

تیسرا: اگر مسافر اپنا شہر کے علاوہ کسی بھی مکان میں دس دن رہنا چاہا پھر اس مکان سے حد ترخص سے کم سفر کرے تو تمام حالتوں میں اپنی نماز راستہ اور شہر میں کامل پڑھنا چاہیے

چوتھا: اگر مسافر قصر کی نیت سے اپنی نماز کا آغاز کرے اور وہاں رہنا اس کے لیے واضح ہو جائے تو اپنی نماز کامل پڑھے۔ اگر مسافر دس دن رہنے کی نیت کرے اور نماز پڑھنے لگے اور اسی دوران سفر کرنا اس کے لیے واضح ہو جائے تو اس کی نماز قصر ہوگی۔ اگر مسافر کامل نماز کے اختتام کے بعد سفر کرنے کا ارادہ کرے اس کے بعد اس کی نماز قصر ہوگی۔

پانچواں: نماز قضا قصر یا کامل ہونے میں قضا ہونے کی کیفیت شرط ہے نہ کہ اس کا واجب ہونا پھر اگر وقت نماز ختم ہوتے ہوئے مسافر ہو تو نماز قصر اور اگر اپنا وطن میں ہو تو قضا نماز کامل ہوگی۔

¹ - مثلاً وطن یا وہ جگہ جہاں وطن محسوب ہونا ہے وہاں پہنچے (مترجم)

² - اگر کوئی شخص دس دن کی قصد اقامت کرے اور نماز کے دوران اپنی نیت سے باز آجائے تو اس کو چاہیے نماز قصر کرے اور بالعکس اگر نماز کے

دوران قصد اقامت کرے تو اپنی نماز کو کامل پڑھے (احکام الشریعہ بین السائل والجبیب دوسرا جزء، ص 152)

چھٹا: اگر کوئی شخص سفر کی نیت سے نکلا (اور گمان کرے کہ) اپنا شہر کے اذان کی آواز کو نہیں سن سکتا اور نماز قصر پڑھے اور بعد میں پتا چلا کہ اذان کی آواز کو سنتا ہے تو پھر اس پر لازم نہیں اپنی نماز کو تکرار کرے۔

ساتواں: اگر ظہر کے نقل نماز کا وقت ہو جائے اور وہ یہ نماز نہ پڑھے اور سفر کا آغاز کرے تو مستحب ہے کہ حتی سفر میں، اس کا قضا ادا کرے۔